تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

عین العارفین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

عین العارفین (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

سلطان الفقر پبلیکیشنز

تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ رحمۃ اللہ علیہ

عین العارفین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

نام کتاب — **عین العارفین** (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف — **سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو** رحمتہ اللہ علیہ

مترجم — **احسن علی سروری قادری** (بی کام آنرز)

ناشر — **سُلطان الفقر پبلیکیشنز** (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل — اگست 2021ء

تعداد — 500

ISBN: 978-969-2220-11-8

سُلطان الفقر ہاؤس

4-5/A ۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk
www.sultan-ul-faqr-publications.com

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

کے نام

آپ مدظلہ الاقدس طالبانِ مولیٰ کو نورِ بصیرت عطا فرما کر عارف بنا دیتے ہیں۔

پیش لفظ

تمام تر حمد و ثنا کا واحد اور حقیقی حقدار اللہ تبارک و تعالیٰ ہے جس نے اپنی پہچان اور معرفت کے لیے یہ کائنات اور بالخصوص انسان کو تخلیق کیا اور اس پر اپنی پہچان اور دیدار کا راستہ کھولا۔ اسے وہ آنکھ اور بصیرت عطا کی جس سے وہ اپنے خالقِ حقیقی اور معبودِ واحد کا عرفان حاصل کر کے اپنے مقصدِ حیات میں کامیاب ہو سکیں۔

''عین العارفین'' سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی نایاب کتابوں میں سے ایک ہے۔ عین العارفین کا لفظی مفہوم ہے ''عارفین کی آنکھ''۔ اس کتاب میں حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے طالبانِ مولیٰ اور سالکینِ راہِ حق کی راہنمائی کے لیے جو تعلیمات بیان کی ہیں بلاشبہ وہ انہیں ایسی بصیرت اور آنکھ عطا کرتی ہیں جس کی مدد سے وہ اللہ کی معرفت اور دیدار حاصل کرتے ہیں۔

میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس عاجز کو عین العارفین کے اُردو ترجمہ اور مسز عنبرین مغیث سروری قادری کو انگریزی ترجمہ کرنے کا حکم فرمایا اور اس کے لیے اپنی لائبریری سے جو قلمی و مطبوعہ نسخہ جات فراہم کیے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱) پہلا قلمی نسخہ سیّد سلطان شاہ لائبریری جیکب آباد سندھ سے 1977ء میں دریافت ہونے والا ضخیم قلمی نسخہ ہے جس میں ''عین العارفین'' کے علاوہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو

رحمتہ اللہ علیہ کی دیگر کتب مجالستہ النبیؐ، عین الفقر، محبت الاسرار، فضل اللقا، محکم الفقرا، دیدار بخش (کلاں)، دیدار بخش (خورد)، سلطان الوھم اور تلمیذ الرحمٰن کے نسخہ جات ہیں۔ اس نسخہ پر کاتب کا نام موجود نہیں۔ سالِ کتابت 1209ھ ہے۔

۲) دوسرا قلمی نسخہ ڈاکٹر محمد صادق کا ہے جسے انہوں نے 23 جنوری 1987 بمطابق 22 جمادی الاوّل 1407ھ بروز جمعتہ المبارک تحریر فرمایا۔ نسخہ کے اوپر مقامِ کتابت ڈاکخانہ شنی بالا تحصیل وضلع مانسہرہ ہزارہ درج ہے۔

۳) تیسرا فارسی متن مع اُردو ترجمہ (مطبوعہ) ہے جس کے مترجم ڈاکٹر کے بی نسیم ہیں۔ انہوں نے 1998ء میں اس کتاب کا ترجمہ شائع کیا اور کتاب کے پیش لفظ میں درج کیا کہ انہوں نے ڈاکٹر محمد صادق آف مانسہرہ کے قلمی نسخہ سے اس کتاب کا ترجمہ کیا۔ انہیں اس کے علاوہ کوئی قلمی مسودہ میسر نہیں آسکا جس کے ساتھ اس کا مقابلہ وموازنہ کیا جاسکتا۔ تاہم انہوں نے فارسی متن کی اصلاح اور کتابت کی اغلاط کو درست کرنے کی کوشش کی ہے۔

ڈاکٹر محمد صادق نے یہ تو بیان نہیں کیا کہ انہوں نے کس قلمی نسخہ سے نقل کرتے ہوئے یہ نسخہ تحریر فرمایا تاہم سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے نسخہ کے ساتھ موازنہ کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی اسی ضخیم نسخہ سے متن نقل کیا ہے کیونکہ دونوں کا متن ایک جیسا ہے تاہم کتابت کی بیشمار اغلاط دونوں نسخہ جات میں موجود ہیں اور اکثر جگہ پر احادیث اور عبارات دوبارہ تحریر کی گئی ہیں۔ جس سے اندازہ ہوا کہ کاتب نے کتابت کے دوران چند صفحات دوبارہ تحریر کر دیئے ہیں اور ڈاکٹر محمد صادق نے بھی اسی طرح وہ عبارات اپنے قلمی نسخہ میں نقل کر دیں۔

حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے فیضانِ نظر کی بدولت مسز عنبرین مغیث سروری قادری اور اس عاجز نے محنتِ شاقہ سے اس کتاب کا فارسی متن تیار کیا جس میں نہ صرف کتابت کی اغلاط کو درست کیا گیا بلکہ باہمی صلاح ومشورے سے

دوہرائی گئی عبارات اور احادیث کو متن سے ختم کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ بیشمار فارسی جملوں اور الفاظ کو بھی درست کیا گیا۔ اسی فارسی متن سے اس عاجز نے اُردو میں اور مسز عنبرین مغیث سروری قادری نے انگریزی میں ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ میں حضور مرشد کریم کی نظرِ کرم اور راہنمائی کا تہہِ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے فارسی متن کی تیاری کے دوران راہنمائی فرمائی۔ اس کے علاوہ میں مسز عنبرین مغیث سروری قادری کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی اُردو ترجمہ پر نظرِ ثانی فرمائی اور قیمتی مشورے دیئے۔ اللہ پاک انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے فیضانِ نظر کی بدولت عین العارفین کا آسان فہم ترجمہ اُردو شائع کیا گیا جو کہ فی الوقت 'عین العارفین' کا واحد دستیاب ترجمہ ہے جبکہ فقر و تصوف کی تاریخ میں سلطان الفقر پبلیکیشنز نے اس کتاب کا پہلی مرتبہ انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا۔ بلاشبہ یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم ہے کہ طالبانِ مولیٰ کی راہنمائی کے لیے اُردو کے ساتھ ساتھ انگریزی تراجم بھی شائع کروا رہے ہیں۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ اس ترجمہ کو طالبانِ مولیٰ اور متلاشیانِ حق کی راہنمائی کا وسیلہ بنائے اور انہیں اپنی معرفت اور دیدار عطا فرمائے۔ آمین

احسن علی سروری قادری
بی کام آنرز
پنجاب یونیورسٹی لاہور

لاہور
اگست 2021ء

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جمادی الثانی 1039ھ بروز جمعرات شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم بازید محمدؒ مغل بادشاہ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپؒ کی والدہ محترمہ راستی بی بیؒ ولیہ کاملہ تھیں۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادر زاد ولی تھے۔ چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قربِ حضورِ حق سے بچے کا نام ''باھُو'' بھی تجویز ہو چکا تھا لہٰذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپؒ کا نام باھُوؒ رکھا گیا۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ خونِ حیدری کی تاثیر اور اسمِ ھُو کی تنویر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔ اس لیے جیسے ہی آپؒ گھر سے باہر تشریف لاتے غیر مسلم اپنے گھروں میں چھپ جاتے۔

حضرت سلطان باھُوؒ نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ آپؒ نے ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اُمی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جابجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ اپنی

تصنیف مبارکہ ''عین الفقر'' میں آپؒ کا ارشاد ہے:

☆ ''مجھے اور محمدؐ عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں''۔

☆ گرچہ نیست ما را علمِ ظاہر
ز علمِ باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علمِ ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قربِ حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپؒ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گردونواح اور دور دراز علاقوں میں بے شمار بزرگانِ دین اور اولیا کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپؒ کی لگن تو معرفت و وصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مرشد کامل کی تلاش میں پھرتا رہا ہوں۔

اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑ سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ ہیں اور اگلے ہی لمحے حضرت سلطان باھُوؒ نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد آپؒ یہی سوچ رہے تھے کہ شاید آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے

بارے میں رسالہ روحی شریف میں اس طرح رقم طراز ہیں:

دست بیعت کرد ما را مصطفیٰ خواندہ است فرزند ما را مجتبیٰ

شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیٰ خلق را تلقین بکن بہرِ خدا

ترجمہ: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں خلقِ خدا کو راہِ حق تعالیٰ کی تلقین کروں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کو سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرمایا جنہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی تربیت مکمل کی اور مرشد کامل اکمل سے ظاہری بیعت کا حکم فرمایا۔ آپؒ نے دہلی میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسمِ اللہ ذات اور امانتِ فقر حاصل کی جو روزِ ازل سے آپؒ کا مقدر تھی۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ فقر پچیس (25) واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور فقہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ کے پیروکار ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ اپنی تصنیفِ مبارکہ ''رسالہ روحی شریف'' میں سلطان الفقر ارواح کے مقام ومرتبہ سے پردہ اُٹھایا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

☆ جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشۂ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی کی گرم بازاری سے (تمام عالموں کو) رونق بخشی، اس کے حسنِ بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اُٹھے اور میم احمدی کا گھونگھٹ اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات وارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواحِ فقرا باصفا فنا فی اللہ بقا باللہ تصورِ ذات میں محو، تمام مغز بے پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے

ستر ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیر حق کو سنا۔ وہ حریمِ کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس وتنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں' اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ کے فیض کی چادر ان پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلٰی رَبِّہٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز و مکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اللہ اور غوث وقطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا کہا جائے تو روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ ان کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور و قصور اور بہشت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلّی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سراسیمہ ہو گئے اور کوہِ طور پھٹ گیا تھا ہر لحہ، ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار بار ان پر وارد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلیات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر اور سیّد الکونین ہیں۔ (رسالہ روحی شریف)

اسمِ اللہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپؒ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور انہیں راہِ حق کا سالک بنا دیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو از سرِ نو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری کے نام سے منظم کیا اور اسمِ اللہ ذات کے فیوض و برکات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوام الناس کے لیے عام کیا۔ اسمِ اللہ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔ سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبہ و دستار اور ورد و

وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنجِ ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اللہ ذات سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ اپنے سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپ رحمتہ اللہ علیہ ''محک الفقر کلاں'' میں فرماتے ہیں:

☆ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے ایک زاہدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ وصاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے، غور وفکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، ورد ووظائف میں مشغول رہتا ہے، راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بےخبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب و وِصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد کامل ایک ہی نظر سے طالبِ مولیٰ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار ہوتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

مزید فرماتے ہیں:

☆ سروری قادری اسے کہتے ہیں جو نرشیر پر سواری کرتا ہے اور غوث وقطب اس کے زیر بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز ان کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش، سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم وبیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف چھتیس (36) کے قریب کتب کے تراجم دستیاب ہیں۔ان کتب کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔دیوانِ باھُوؒ (فارسی) (۳)۔عین الفقر (۴)۔نورالہدیٰ (کلاں) (۵)۔نورالہدیٰ (خورد) (۶)۔کلید التوحید (کلاں) (۷)۔کلید التوحید (خورد) (۸)۔محک الفقر (کلاں) (۹)۔محک الفقر (خورد) (۱۰)۔امیر الکونین (۱۱)۔محکم الفقرا (۱۲)۔کشف الاسرار (۱۳)۔گنج الاسرار (۱۴)۔رسالہ روحی شریف (۱۵)۔مجالسۃ النبیؐ (۱۶)۔شمس العارفین (۱۷)۔جامع الاسرار (۱۸)۔اسرارِ قادری (۱۹)۔اورنگ شاہی (۲۰)۔مفتاح العارفین (۲۱)۔عین العارفین (۲۲)۔کلیدِ جنت (۲۳)۔قربِ دیدار (۲۴)۔تیغِ برہنہ (۲۵)۔عقلِ بیدار (۲۶)۔فضل اللقا (کلاں) (۲۷)۔فضل اللقا (خورد) (۲۸)۔توفیقِ ہدایت (۲۹)۔سلطان الوھم (۳۰)۔دیدار بخش (کلاں) (۳۱)۔دیدار بخش (خورد) (۳۲)۔محبت الاسرار (۳۳)۔طرفتہ العین یا حجت الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔(۳۴) تلمیذ الرحمٰن (۳۵)۔سیف الرحمٰن (۳۶) گنجِ دین (اس کتاب کا قلمی نسخہ مئی 1988ء میں ٹبہ پیراں ضلع جھنگ سے دریافت ہوا جس کا ترجمہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی جو کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں، نے ستمبر 2020ء میں کیا۔)

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں: (۱)۔مجموعۃ الفضل (۲)۔عین النجا (۳)۔مفتاح العاشقین (۴)۔قطب الاقطاب (۵)۔شمس العاشقین (۶)۔دیوانِ باھُو کبیر وصغیر۔ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا اندازِ تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔فارسی زبان میں ہی مطالعہ کرنے پر اس قدر سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ان کتب کا اعجاز یہ

ہے کہ نہ صرف صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے پڑھنے والے کے قلب و روح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہِ حق اور مرشد کامل اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل راہنما ثابت ہوتے ہوئے انہیں مرشد کامل اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔آپؒ کی کتب نہ صرف قرآن و سنت کے عین مطابق بلکہ قرآن و حدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفتِ حق تعالیٰ اور دیدارِ حق تعالیٰ کا پیغام ہے۔تمام تر کتب اسمِ اللہ ذات اور مرشد کامل اکمل و فقیرِ کامل کے فضائل پر مشتمل ہیں۔اپنی تصانیفِ مبارکہ کے متعلق سلطان باھُوؒ کا ارشاد ہے:

ہیچ تالیفے نہ در تصنیفِ ما ہر سخن تصنیفِ ما را از خدا
علم از قرآن گرفتم و ز حدیث ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث

ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن و حدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پکا خبیث ہے۔

آپؒ کی تصانیف ہر مقام و مرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مقام پر، سب کی رہنمائی کرتی ہے۔اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام و مرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپؒ کی کتب بہترین رہنما ثابت ہوتی ہیں۔رسالہ روحی شریف میں آپؒ کا فرمان ہے:

☆ اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل ثابت ہوگا۔اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔(رسالہ روحی شریف)

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ امانتِ فقر کے حصول کے بعد خالص و صادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جسے خزانہ فقر امانتِ فقر منتقل کی جا سکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالبِ مولیٰ نہ پا سکے۔فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ھُو

آپؒ اپنی تصنیف امیر الکونین میں جا بجا اس کے متعلق فرماتے ہیں:

باھُوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب
حاضر کنم با مصطفیٰؐ توحید ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آیا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

کس نیابم طالبے تشنہ طلب
معرفت دیدار چشم راز ربّ

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنہ ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

کس نیابم طالبے حق حق طلب
میرسانم باحضوری راز ربّ

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچا دوں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ ظاہری طور پر امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ آپؒ کے وصال کے 139 سال بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ کے لیے منتخب فرما کر مدینہ سے جھنگ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ حضرت سلطان باھُوؒ سے امانتِ فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانیؒ سلطان باھُوؒ کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا دربار پاک فتانی چوک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے۔

حضرت سلطان باھوؒ نے یکم جمادی الثانی 1102ھ بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے نزدیک مرجع خلائق ہے۔ ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو آپؒ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہلِ بیتؓ کی یاد میں محافل منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیش نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

سلطان باھوؒ کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

''جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی، ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے''۔

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپؒ کا کوئی غلام آپؒ کی روحانی رہنمائی میں آپؒ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ حضرت سلطان باھوؒ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپؒ کی تعلیماتِ فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بطور مجدد سلسلہ سروری قادری میں رواج پا جانے والی بدعات کو ختم کیا اور اپنی تصنیفات کے ذریعے عوام الناس کو اصل فقیرِ کامل و مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کی پہچان کرائی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اب تک اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور مسلسل فیض یاب فرما رہے ہیں۔ اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور اور ذکرِ یاھو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا، آپ مدظلہ الاقدس نے اُسے دنیا

بھر میں عام فرما دیا ہے۔آپ مدظلہ الاقدس اس پُرفتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلود قلوب سے نفسانی خواہشات کی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبانِ دنیا کو طالبانِ مولیٰ بنا رہے ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس نے تعلیماتِ فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا کے ذریعے اسم اللہ ذات کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا دیا ہے اور یہ سلسلہ مستقل بنیادوں پر جاری ہے۔سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقدس نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کر سکا۔

دعوتِ حق کے متعلق سلطان باھُوؒ کا اعلانِ عام ہے:

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا! تا رسانم روزِ اوّل با خدا

ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتدا سے انتہا تک ایک لمحہ میں پہنچا دوں۔اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ۔تاکہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے، ورنہ حق بے نیاز ہے۔

سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف مبارکہ ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھُوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

عین العارفین

(اردو ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

لَیۡسَ فِی الدَّارَیۡنِ اِلَّا ھُوۡ

ترجمہ: دونوں جہان میں ھُو کے سوا کچھ موجود نہیں۔

درود ہو سیّد السادات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، آپ کے اہلِ بیت اور تمام اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین پر۔

اما بعد! یہ کتاب قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے۔ اس تصنیف کے مصنف سروری قادری فقیر باھُوؒ ولد بازیدؒ عرف اعوان ہیں جو قلعہ شورکوٹ کے قرب وجوار میں رہنے والے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب محی الدین اورنگ زیب کے زمانہ میں لکھی گئی ہے جو علم الیقین سے شریعت کی اتباع کرنے والا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیروکار اور دین پر سختی سے کاربند رہنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بادشاہِ اسلام کو ''نون والصّادؔ[1]'' کی حرمت سے ابدالآباد تک جمعیت عطا فرمائے۔ اس کتاب کا نام عین العارفین رکھا گیا ہے اور اسے محک الفقر المحققین کا خطاب دیا گیا ہے۔

اَللّٰہ   لِلّٰہ   لَہٗ   ھُوۡ

جان لو کہ یہ چاروں اسما دونوں جہان کے قفل کے لیے کلید کی مثل ہیں۔ صاحبِ کلید کو چاہیے کہ

---

[1] حروف مقطعات

صاحبِ تقلید بننے کی بجائے اس کلید سے کُل و جز کے قفل کھولے۔ اسمِ اللّٰہ معمّٰی کی مثل ہے اور اس معمّٰی کو صاحبِ مسمّٰی کے علاوہ کوئی نہیں کھول سکتا۔ اسمِ اللّٰہ کا برزخ عارف باللہ کو مقامِ الوہیت تک پہنچاتا ہے اور اسے صاحبِ وصال بنا دیتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ برزخ اسم لِلّٰہ سے عارف باللہ کو مقامِ لاھوت حاصل ہوتا ہے اور اس مرتبہ پر وہ اللہ تعالیٰ سے وصال پاتا ہے۔ برزخ اسم لَہٗ سے عارف باللہ لامکان تک رسائی پا کر واصل ہوتا ہے۔ برزخ اسم ھُوْ سے عارف باللہ مقامِ احدیت تک پہنچ کر اللہ تعالیٰ سے واصل ہو جاتا ہے۔ یہ چاروں اسمِ اللّٰہ ذات ہیں جو آئینہ کی مثل ہیں۔ عارف باللہ مرشد وہ ہے جو وحدانیت میں غرق کرتا ہے اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں پہنچا کر انبیا، اصفیا اور اولیا کی صحبت سے مشرف کر دیتا ہے۔ وہ دنیا و آخرت کے تمام مقامات، درجات اور طبقات کا مشاہدہ اسمِ اللّٰہ کے اس آئینہ میں دکھاتا ہے جنہیں دیکھ کر طالب ظاہر و باطن میں ان سب کی تحقیق کر لیتا ہے۔ جب طالب برزخ اسمِ اللّٰہ ذات کا دماغ پر تصور کرتا ہے وہ صاحبِ اسرار ہو جاتا ہے اور مشاہدۂ وحدانیت سے غافل نہیں رہتا۔ اسمِ اللّٰہ ذات کی تاثیر کی خاصیت یہ ہے کہ یہ سونے نہیں دیتی۔ جب طالب برزخ اسمِ لِلّٰہ کا دل پر تصور کرتا ہے تو روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اسے دیدار حاصل ہوتا ہے اور بالآخر وہ فنا فی اللہ فقیر کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ جب وہ برزخ اسمِ لَہٗ کا آنکھ پر تصور کرتا ہے تو اس کی آنکھوں پر سے حجابات اُٹھ جاتے ہیں۔ پھر وہ دونوں آنکھوں پر برزخ اسمِ ھُوْ کا تصور کرتا ہے جس کی بدولت سر سے قدم تک اس کے وجود سے تمام غیر ماسویٰ اللہ جل جاتے ہیں۔ ازلی مست وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑ چکا ہو۔ اسمِ اللّٰہ میں مشغول شخص انسان ہے جبکہ اللہ سے غافل شخص دیو شیطان ہے۔ حدیثِ قدسی ہے:

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ

ترجمہ: انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (سورۃ بنی اسرائیل۔70)

ترجمہ: اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہو وہ کافر و یہود کی مثل ہے۔ حدیثِ قدسی ہے:

اِذَا ذَكَرْتَنِيْ شَكَرْتَنِيْ وَاِذَا نَسِيْتَنِيْ كَفَرْتَنِيْ

ترجمہ: جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو گویا میرا شکر ادا کرتا ہے اور جب تو مجھے بھول جاتا ہے گویا تُو کفر کرتا ہے۔

علمِ تفسیر میں ہر علم شامل ہے۔ اسی سے فقہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ دعوتِ کامل کا علم، تمام اذکار کا علم، فکرِ آخرت کا علم، قرب، حضوری اور وصال کا علم، کشف القبور کا علم، کشف و کرامات کا علم، دنیا، فرشتوں، جنات اور مؤکلات کا علم، تمام طبقات اور مقامات کا علم، ولایت کا علم جو کہ انتہا تک پہنچاتا ہے، راہِ فقر کے اولیا اور سلطان الفقر کا علم' یہ سب علمِ تاثیر میں شامل ہیں جو کہ اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہوتا ہے۔ اے عزیز! جان لو کہ اسمِ اللہ ذات ہی ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا۔ جو اسمِ اللہ ذات سے آگاہ ہو جاتا ہے وہ ہر لحہ نئی زندگی پاتا ہے۔ اسمِ اللہ ذات کو قلب پر نقش کرنے سے اُسے اللہ کے اسرار حاصل ہوتے ہیں۔ نقاش یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو کچھ بھی غیر ماسویٰ اللہ تیرے دل میں ہے اُسے دھو ڈال۔ اہلِ دین کے لیے ترکِ دنیا ہر عبادت کی بنیاد ہے اور اہلِ دل کے لیے حبِ دنیا لعنت ہے۔ ابیات:

سہ طلاقش داد دنیا را رسولؐ
ہر کہ دنیا درم داد اُو نا قبول

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو تین طلاقیں دے دیں اور اگر کسی نے انہیں دنیا کا مال و دولت پیش بھی کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے قبول نہ کیا۔

اسم اللہ پاک با جیفہ کجا
اہل دنیا کی بود وحدت خدا

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات پاک ہے اس کا مردار کے ساتھ تعلق کیسے ہو سکتا ہے! اسی لیے اہلِ دنیا کس طرح وحدتِ الٰہی پا سکتے ہیں!

دین و دنیا ہر دو با دل راہ نیست
عارفان را طلب عز و جاہ نیست

ترجمہ: دین و دنیا دونوں ایک ساتھ دل میں نہیں رہ سکتے۔ اسی لیے عارفین کو عز و جاہ کی طلب نہیں ہوتی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَیۡنِ فِیۡ جَوۡفِہٖ (سورۃ الاحزاب۔4)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے لیے اس کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

اَلدُّنۡیَا مَلۡعُوۡنٌ وَّ مَا فِیۡھَا مَلۡعُوۡنٍ

ترجمہ: دنیا بھی ملعون ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے۔

دونوں جہان قلب کی طے میں ہیں اور قلب اسمِ اللہ ذات کی طے میں ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے معلوم ہوتی ہے جس میں اس نے فرمایا:

اِنَّ الۡقُلُوۡبَ بَیۡنَ اُصۡبُعَیۡنِ مِنۡ اَصَابِعِ اللّٰہِ یُقَلِّبُھَا کَیۡفَ یَشَآءُ (ترمذی۔2140)

ترجمہ: بیشک قلوب اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ وہ جیسے چاہتا ہے انہیں پلٹتا ہے۔

جس قلب پر اسمِ اللہ ذات نقش ہو اس پر خناس و خرطوم، وسوسے، خطراتِ شیطانی اور ہوائے نفسانی اثر انداز نہیں ہوتے۔ ایسا عارف باللہ اللہ کی معیت میں رہتا ہے۔ اس کے بعد وہ اسمِ محمد ﷺ کے تصور کی بدولت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں فنا ہو جاتا ہے۔ جو اسمِ محمد ﷺ کی صفات سے

متصف ہو جائے اس کی ہر بات نورِ محمد (کی تاثیر) سے بھرپور ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ تصور کے برزخ سے فقر میں فنا ہو جاتا ہے۔ اسی تصور کی بدولت فقیر سلطان الفقر سے منسلک ہوتا ہے اور اسے غریبی[1] و تواضع حاصل ہو جاتی ہے۔ فقیر کا قلب برزخ الف کے تصور سے الف میں فنا ہو جاتا ہے۔ تصورِ شیخ کی بدولت شیخ کے ساتھ اخلاص پیدا ہوتا ہے اور طالب باطن میں جو بھی مقصود چاہتا ہے پالیتا ہے جس کے بعد اسے اسرار حاصل ہوتے ہیں۔

جان لو کہ جب اسمِ اللہ ذات کے تصور سے اسمِ اللہ دل پر نقش ہو جاتا ہے تو خناس و خرطوم اسمِ اللہ ذات کی گرمی سے جل جاتے ہیں اور کدورت اور پردۂ شیطانی دل سے ختم ہو جاتے ہیں۔ دل پر موجود سیاہ دھبا دکھائی دینے لگتا ہے اور چشمِ دل روشن ہو جاتی ہے جس کی بدولت دونوں جہان نظروں کے سامنے آ جاتے ہیں۔ نفس شب و روز شرمندہ اور حیران و پریشان رہتا ہے۔ نفس مرشد کے ساتھ جنگ کرنا چاہتا ہے تاکہ طالب کو مرشد سے بے اعتقاد کر کے جدا کر دے کیونکہ مرشد قصاب کی مثل نفس کو ذبح کرنے والا ہوتا ہے۔ اس مقام پر طالب کو چاہیے کہ اپنے اعتقاد پر ثابت قدم رہے ورنہ وہ طالبِ دیدار اور اہلِ تصور نہیں۔

ابیات:

ای باھُوؒ! ذکر حق باز ماند از ہوا
دم بدم معراج باشد باخدا

ترجمہ: اے باھُوؒ! ذکرِ حق خواہشاتِ نفسانی سے دور رکھتا ہے جس کی بدولت طالب لحہ بہ لحہ اللہ تعالیٰ کی طرف عروج کرتا ہے۔

گر ترا باور نہ ای راہزن
لِیْ مَعَ اللّٰہ بشنوی نبویؐ سخن

---

[1] حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق غریب سے مراد وہ فقیر ہے جس کے وجود سے غیر اللہ نکل گیا ہو اور اس کے اندر ھُو (اللہ تعالیٰ) کے سوا کچھ بھی نہ ہو۔

ترجمہ: نفس ایک راہزن ہے۔ اگر تمہیں یقین نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لِیۡ مَعَ اللّٰہ والی حدیث سن۔

لِیۡ مَعَ اللّٰہِ وَقۡتٌ لَا یَسۡعُنِیۡ فِیۡہِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِیٌّ مُّرۡسَلٌ

ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ ایک وقت ایسا بھی ہے جس تک نہ کسی مقرب فرشتے کی رسائی ہے اور نہ کسی نبی مرسل کی۔

طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ اپنی ہر طلب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے کامل مرشد طلب کرے۔ کامل کسے کہتے ہیں؟ کامل مرشد وہ ہے جو بغیر محنت و مشقت، بغیر ریاضت و مجاہدہ اور بغیر ذکر وفکر کے اٹھارہ ہزار عالموں کی جتنی بھی مخلوقات اور موجودات ہیں ان سب کا نظارہ دکھا دے، پھر مجلسِ محمدیؐ میں داخل کر دے اور زمین و آسمان میں جتنے بھی زندہ یا فوت شدہ اولیا، انبیا، اصفیا ہیں ان سب سے ظاہر و باطن میں مصافحہ کروائے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر باطن جو ظاہر کے مخالف ہو وہ باطل ہے۔

اسمِ اللّٰہ ذات کے نقش کے برزخ اور تصور کی راہ فنا فی اللہ تک پہنچاتی ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تصور اسمِ اللّٰہ ذات کی تاثیر سے ایسی آگ پیدا ہوتی ہے جس کی گرمی سے تمام وجود جل جاتا ہے اور طالب کے لیے سونا محال ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے کھانا مجاہدہ اور نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔ طالب کا ذکر بغیر کسی واسطہ کے جاری ہو جاتا ہے اور اُسے سکر و مستی اور جذب کی حالت میں رکھتا ہے۔ ایسا طالب مستی میں بھی ہوشیار اور نیند میں بھی بیدار رہتا ہے۔ فنا فی اللہ ہونے کے لیے تصور ایک برزخ ہے۔ تصور اسمِ اللّٰہ ذات کے برزخ سے طالب کا قلب کامل استغنا حاصل کر کے بے غم ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ پر توکل کرتے

ہوئے اس کا شکر بجالاتا ہے اور بغیر کلام کیے اس کے چہرہ کے دیدار میں مشغول رہتا ہے۔ فنافی ھُو کے تصور کے برزخ کے باعث نہ رات کو قرار آتا ہے نہ دن کو آرام۔ اللہ سے عشق کی بدولت طالب ایک ہی قدم میں اس کی محبت اور رضا حاصل کر لیتا ہے اور اس کا قلب تصورِ ھُوْ کی بدولت ہمہ وقت ھُو میں مشغول رہتا ہے۔ جو فقیر صاحبِ حضور ہو وہ خواب و خیال میں گم نہیں رہتا بلکہ وہ دائمی صاحبِ وصال ہوتا ہے جو تفکر اور جمال میں مشغول رہتا ہے۔

حدیث:

تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ترجمہ: گھڑی بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

اس گھڑی میں سالہا سال پلک جھپکنے میں گزر جاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

تَفَكَّرُوْا فِيْ نِعْمَائِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ

ترجمہ: اس کی نعمتوں میں تفکر کرو اور اس کی ذات میں تفکر نہ کرو۔

اسم اللہ ذات کے ذکر سے افضل کوئی بھی نعمت نہیں۔ جس شخص کو نماز میں یا ذکر و فکر میں خطرات درپیش ہوں تو یقین جانو کہ ابھی تک اس کے دل میں دنیا کی طلب ہے اور وہ مولیٰ کا طالب نہیں ہے۔ مرشد وہ ہے جو سب سے پہلے طالب کو خطرات سے بچا کر ذات تک پہنچا دے۔ ذات فرشتہ کی مثل ہے، خطرات کتے کی مثل ہیں اور دل گھر کی مثل ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

لَا يَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ الْكَلْبِ

ترجمہ: جس گھر میں کتا ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

لہٰذا (ذکر کے ساتھ) تفکر بھی کرنا چاہیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لَذَّةُ الْاَفْكَارِ خَيْرٌ مِّنْ لَذَّةِ الْاَذْكَارِ

ترجمہ: افکار کی لذت اذکار کی لذت سے بہتر ہے۔

ذِکْرٌ بِلَا فِکْرٍ کَصَوْتِ الْکَلْبِ

ترجمہ: تفکر کے بغیر ذکر کرنا گویا کتے کا بھونکنا ہے۔

ذکر کے دوران سانس روکنا یا حبسِ دل کرنا کفار کا طریقہ ہے اور نامرد لوگ ایسا کام کرتے ہیں۔ اس طریقہ سے دور اور بیزار رہو۔ جو مرشد خود ریاضت کی مشقت میں مبتلا ہو وہ خزائنِ الٰہی سے بے خبر ہوتا ہے۔ باطن کی ریاضت اور اس کی طلب اور چیز ہے کیونکہ ایسے لوگ بیشک عوام کے سامنے ہوا میں اُڑ رہے ہوں لیکن اللہ کے نزدیک وہ محروم ہوتے ہیں، اسی طرح عوام کے نزدیک وہ سیر ہوتے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک وہ تشنہ ہوتے ہیں۔

ابیات:

با دوست کنج فقر بہشت است و بوستان

بی دوست خاک برسر جاہ و تونگری

ترجمہ: دوست کے ساتھ فقر کا گوشہ بھی باغ اور جنت کی مثل ہے جبکہ دوست کے بغیر جاہ وعزت اور امیری بھی خاک کی مثل ہوتی ہے۔

تا دوست درکنار نباشد بکام دل

از ہیچ نعمتی مزہ نیابد کہ می خوری

ترجمہ: جب تک دل کی آرزو کے مطابق دوست ہمراہ نہ ہو تو کوئی بھی نعمت مزہ نہیں دیتی۔

از دل برون کنم غم دنیا و آخرت

یا خانہ جای رخت بود یا خیال دوست

ترجمہ: میں نے اپنے دل سے دنیا و آخرت کے غم کو نکال دیا ہے کیونکہ گھر میں یا سامان رکھا جا سکتا ہے یا خیالِ دوست۔

کامل مرشد اور اس کے طالب کو کوئی بھی شخص، گناہ یا نفس و شیطان گمراہ نہیں کر سکتے جیسا کہ سورۃ کہف میں واقعہ بیان ہوا ہے کہ ایک عمل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک گناہ تھا جبکہ حضرت خضر علیہ السلام کے مطابق عین ثواب تھا۔ فقرا کے متعلق بدگمانی رکھنا ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

ظَنُّ الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا

ترجمہ: مومنین خیر کا گمان رکھتے ہیں۔

جو حرف دوست (اللہ) تک لے جائے وہ کسی کتاب یا ادھر اُدھر سے نہیں ملتا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ الف لام میم کی طرح وہ ایک حرف ہے جو لوح پر لکھا ہوا ہے۔ مرشد کامل صاحبِ نظر ہوتا ہے جو اپنے طالبوں کو دیدارِ الٰہی کی شراب پلاتا ہے اور طالبانِ مولیٰ اللہ سے وصال پا کر دل سے اس کے شکر گزار ہوتے ہیں اور کہتے ہیں:

حَسْبِيَ اللّٰهُ (سورۃ التوبہ۔129)

ترجمہ: اللہ ہی میرے لیے کافی ہے۔

وَ كَفٰى بِاللّٰه (سورۃ الاحزاب۔39)

ترجمہ: اور اللہ کافی ہے۔

جاننا چاہیے کہ کشف و کرامات اور کشف القلوب یہ سب ناسوتی مقامات ہیں اور ان کا طالب بھی مقامِ ناسوت تک (محدود) رہتا ہے۔ فقر میں یہ ابتدائی مقام ہے گویا واصلین کے لیے یہ وقت کا ضیاع ہے کیونکہ وہ اللہ کے سوا کسی شے سے راضی نہیں ہوتے۔

حدیث:

اَغْمِضْ عَيْنَيْكَ وَ اسْمَعْ فِيْ قَلْبِكَ يَا عَلِيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: اے علیؓ! اپنی آنکھیں بند کرو اور اپنے دل میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سنو۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار روزِ الست لیا گیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود اور موجود نہیں۔ پس کسی دوسرے سے امید رکھنا، سوال کرنا، اپنی حاجت روائی کے لیے رجوع کرنا اور کسی دوسرے سے خوفزدہ ہونا کفر و شرک کا باعث ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا اور ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سننا اور ہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مصداق ہو جانا اور ہے۔ اگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تاثیر زمین پر اثر انداز ہو تو اس کی جلالیت کے باعث ہر شے جل کر نابود ہو جائے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

كُلُّ الْعَالَمِيْنَ اَمْوَاتٌ اِلَّا الْعَامِلِيْنَ وَ كُلُّ الْعَامِلِيْنَ اَمْوَاتٌ اِلَّا الْخَائِفِيْنَ وَ كُلُّ الْخَائِفِيْنَ اَمْوَاتٌ اِلَّا الْمُخْلِصِيْنَ

ترجمہ: تمام عالم مردہ ہیں سوائے عمل کرنے والوں کے، تمام عمل کرنے والے مردہ ہیں سوائے خوفزدہ رہنے والوں کے اور تمام خوفزدہ رہنے والے مردہ ہیں سوائے مخلصین کے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے اقرار کے لیے صدق ہونا ضروری ہے۔ عاملین اور کفار اگر زبان سے اس کا اقرار کریں لیکن انہیں تصدیقِ قلب حاصل نہ ہو تو کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جو غیب الغیب کا جاننے والا ہے اس کے نزدیک بھی دل کی اہمیت ہے۔ سب سے پہلے آدمی کی تحقیق کرنی چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ اس کی ظاہری صورت تو آدمی جیسی لیکن باطنی طور پر وہ حیوانوں کی طرح ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُ

ترجمہ: جو شخص جس کسی قوم سے محبت رکھتا ہے وہ انہی میں سے ہوتا ہے۔

آدمی وہ ہے جس کے دل میں حبِ مولیٰ ہو اگر کوئی اس بات کو سمجھے تو! فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ O (سورۃ البقرہ۔260)

ترجمہ: اور جب ابراہیمؑ نے عرض کی اے ربّ! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کیا تمہیں اس بات پر یقین نہیں؟ (ابراہیمؑ نے) عرض کی کیوں نہیں لیکن میں بس اپنے اطمینانِ قلب کے لیے ایسا چاہتا ہوں۔ (اللہ نے) فرمایا چار پرندے لو اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو اور پھر (انہیں ذبح کرکے) ان کا ایک ایک ٹکڑا ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو اور انہیں بلاؤ پس وہ دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آئیں گے اور جان لو کہ بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔

جان لو کہ فقر سونا و چاندی کی مثل ہے اور علما کا علم سنار کی کسوٹی کی مثل ہے۔ جو عالم دل و جان سے علم کو اختیار کرتا ہے وہ بلندی پر جاتا ہے۔ علما کی بلندی سے کیا مراد ہے؟ کہ اُس عالم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف پیدا ہو جائیں، وہ نفس اور دنیاوی امور پر غالب آجائے اور بدبختی، طمع اور شیطان کو مسترد کردے۔ علم اُسے کہتے ہیں جس سے معرفتِ الٰہی حاصل ہو جائے اور اللہ تک پہنچا دے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کسی جگہ بھی دنیا کو عزت نہیں دی۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ (سورۃ الشعراء۔89-88)

ترجمہ: اس دن نہ کوئی مال نفع دے گا نہ اولاد۔ مگر وہی شخص (نفع مند ہوگا) جو اللہ کی بارگاہ میں قلبِ سلیم کے ساتھ حاضر ہوگا۔

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (سورۃ المائدہ۔54)

ترجمہ: وہ مومنوں پر نرم (اور) کافروں پر سخت ہوں گے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

اصل زندگی وہ ہے جو نیک اعمال پر مبنی ہو۔ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس دنیاوی مال نہیں تھا بلکہ ان کے پاس آخرت کی کھیتی تھی۔ کھیتی سے مراد یہ ہے کہ اس وجود کے ساتھ آخرت کے سفر کی تیاری کی جائے۔ جس دل میں دنیاداروں کی محبت ہو لیکن اللہ کی محبت نہ ہو تو اس دل سے آتشِ دوزخ پیدا ہوگی جس کی علامت حرص ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

حُبُّ الدُّنْیَا وَ الدِّیْنِ لَا یَسعَانِ فِیْ قَلْبٍ وَاحِدٍ کَالْمَاءِ وَ النَّارِ فِیْ اِنَآءٍ وَاحِدٍ

ترجمہ: دنیا اور دین کی محبت قلبِ واحد میں نہیں سما سکتی جس طرح پانی اور آگ ایک برتن میں نہیں جمع ہو سکتے۔

فقر دو قسم کا ہے ایک وہ جو اللہ کا وصال عطا کرتا ہے اور دوسرا وہ جو راہ سے پلٹا دیتا ہے۔ جو سالک راہ سے پلٹ جائیں وہ محتاج ہوتے ہیں جبکہ فقر لایحتاج بنا دیتا ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

بلکہ اس کی ہر حاجت وہ ذات (اللہ) ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ

ترجمہ: میں فقرِ مکب[1] سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

فقر سے مراد ہے:

یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ (سورۃ المائدہ-54)

ترجمہ: اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

مقامِ فقر یہ ہے:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ (سورۃ البینہ-8)

---

[1] منہ کے بل گرانے والے فقر یعنی فقر اضطراری

ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

حدیثِ قدسی ہے:

طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ

ترجمہ: طالبِ دنیا مخنث ہے، طالبِ عقبیٰ مؤنث ہے اور طالبِ مولیٰ مذکر ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (سورۃ النجم۔17)

ترجمہ: نگاہ نہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔

جس ریاضت سے مشاہدۂ حق حاصل نہ ہو اور نہ ہی روز بروز راہِ حق کے درجات و مقامات میں ترقی اور انبیا، اولیا اور اصفیا کی مجلس تک رسائی حاصل ہو رہی ہو تو اسے ریاضت نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ راہزن ہے جو تمام عمر ضائع کر دیتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلسُّکُوْتُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ

ترجمہ: اولیا کے قلوب پر سکوت حرام ہے۔

علمِ قیل و قال مطلق دردِ سر ہے اور اس کا حامل نامرد ہوتا ہے جبکہ ذکر اور عشق کی تیغ سے نفس کے خلاف جہاد کرتے ہوئے اسے مارنا فقر اور جوانمردی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰی جِهَادِ الْاَکْبَرِ

ترجمہ: ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

ابیات:

آن را کہ قضا ز خیل عشاق نوشت
آزاد مسجد است فارغ از کنشت

ترجمہ: جس کی موت عشاق کے گروہ میں لکھی ہو وہ مسجد اور مندر سے آزاد اور فارغ ہوتا ہے۔

دیوانۂ عشق را چہ ہجران چہ وصال

از خویش گوشہ را چہ دوزخ چہ بہشت

ترجمہ: عشق میں مست حال شخص کے لیے کیا ہجر اور کیا وصال! اس کی تنہائی میں اس کے لیے دوزخ اور جنت برابر ہیں۔

اجازت کا ایک حرف ہزار حروف سے بہتر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ

ترجمہ: مرید لا یرید ہوتا ہے۔

طالب کو رابعہ بصریؒ اور بایزید بسطامیؒ کی مثل ہونا چاہیے۔ حدیث مبارکہ ہے:

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

یہ مراتب ہر چیز سے منفرد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ (سورۃ محمد۔38)

ترجمہ: اور اللہ غنی ہے تم سب محتاج ہو۔

یا پھر اس کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (سورۃ البقرہ۔20)

ترجمہ: بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

فقیر مالک الملکی ہوتی ہے اور اس کے دل سے خطرات نکل چکے ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

ترجمہ: حضورِ قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

بیت:

در وجود نفس پلید جامہ پاک چہ سود
در دل ہمہ شرک سجدہ بر خاک چہ سود

ترجمہ: اگر وجود میں نفس پلید ہو تو پاک لباس پہننے کا کیا فائدہ! دل میں اگر غیر ماسویٰ اللہ ہو تو خاک پر سجدہ کرنے کا کیا فائدہ!

اہلِ بدعت و گمراہ کا ہمنشین مت ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِسْمُ اللّٰہِ شَیْئٌ طَاہِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاہِرٍ لَا یَدْخُلُ فِی النَّجَاسَۃِ

ترجمہ: اسمِ اللّٰہ پاک ہے اور پاک جگہ پر ہی قرار پکڑتا ہے۔ یہ نجاست میں داخل نہیں ہوسکتا۔

طالب کو چاہیے کہ سب سے پہلے کامل مرشد کی طلب کرے۔ کامل مرشد کی کیا نشانی ہے؟ اس کی شان کُنْ فَیَکُوْن ہے۔ ناقص مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دینا طالب کے لیے بے فائدہ ہے۔ کامل مرشد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل ہوتا ہے جبکہ ناقص مرشد شیطان کی طرح ہوتا ہے جو راہزن بن کر طالبوں کی عمر ضائع اور برباد کر دیتا ہے۔

ابیات:

گر بخواہی وحدتش با ہر مقام
دست بیعت گیر از فقیر شو غلام

ترجمہ: اگر تو وحدتِ الٰہی کا ہر مقام حاصل کرنا چاہتا ہے تو کسی فقیر کے ہاتھ پر بیعت ہو کر اس کی غلامی اختیار کر لے۔

شد غلامش ہر کہ او را راہِ اُو
ز عرش بالا گشت منزل جاہ اُو

ترجمہ: جو کسی فقیر کی غلامی اختیار کر کے اس کی راہ پر چلے تو وہ عرش سے بھی بالاتر عظیم مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

شو فقیر، شو فقیر، شو فقیر
دست گیر عاجزان دست گیر

ترجمہ: فقیر بن جا، فقیر بن جا اور فقیر بن کر عاجزوں کی دستگیری کر۔

باھُوؒ بد بر دوزخ نباشد ہیچ چیز
با فقیر فی اللہ بشنو ای جان عزیز

ترجمہ: اے باھُوؒ! دوزخ سے بدتر کوئی بھی چیز نہیں۔ اے جانِ عزیز! (خود کو دوزخ سے محفوظ رکھنے کے لیے) فقیر کی کرم نوازی سے فنا فی اللہ ہو جا۔

بخوش شما زاہد بخوش تسبیح ثنا
عالم فاضل بخوش مطالعہ و قضا

ترجمہ: اے زاہد! تو تسبیح وثنا سے خوش ہوتا ہے جبکہ عالم فاضل مسائل ومطالعہ میں خوش رہتے ہیں۔ عاشق اللہ کی رضا میں خوش ہوتا ہے اور فقیر نفس کو فنا کر کے خوشی حاصل کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

عَفِیْكَ تَعَالٰی

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرمائے۔

اگر تو فقر پر قدم رکھنا چاہتا ہے تو فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ یعنی ''دوڑو اللہ کی طرف'' پڑھ۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (سورۃ آلِ عمران۔92)

ترجمہ: تم تب تک بھلائی نہیں پا سکتے جب تک اپنی محبوب چیز (راہِ خدا میں) خرچ نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو دل و جان سے جان لو کہ:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا (سورۃ ھود۔6)

ترجمہ: اور زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی روزی کا ذمہ اللہ پر نہ ہو۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

ترجمہ: جسے اللہ مل گیا اسے سب کچھ مل گیا۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

فقر وحدانیتِ ربّانی کا سمندر ہے۔ اس میں غوطہ لگانے والے یا تو اس کے خزانوں سے موتی حاصل کرتے ہیں یا پھر اس کی تلاطم خیز موجوں کے باعث فنا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے عارف بننا چاہیے۔ عارف کون ہوتا ہے؟ عارف خس کی مثل پانی پر نہیں تیرتا یا مکھی کی مثل ہوا میں نہیں اُڑتا بلکہ ازل و ابد کی حقیقت اور جو کچھ بھی دنیا میں ہے وہ سب عارف سے مخفی نہیں ہوتا۔

عارفوں کی چند اقسام ہیں۔ عارفِ شریعت اور ہیں، عارفِ طریقت اور ہیں، عارفِ حقیقت اور ہیں اور عارفِ معرفت اور ہیں، اسی طرح فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ عارف اور ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جو اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جو اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے پس تحقیق اس کی زبان لمبی ہو جاتی ہے۔

بعض روح کے عارف ہوتے ہیں اور بعض نفس کے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ

ترجمہ: جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے پس تحقیق وہ اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے۔

بعض شیطان کے عارف ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۝ (سورۃ یٰسین۔60)

ترجمہ: اے بنی آدم! تم شیطان کی پیروی نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

بعض قلب کے، بعض جسم کے اور بعض دنیا فانی کے عارف ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

تَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

ترجمہ: ترکِ دنیا ہر عبادت کی بنیاد اور حبِ دنیا ہر برائی کی بنیاد ہے۔

بعض فنا فی اللہ فقیر ہوتے ہیں جو سرِّ ربانی کے عارف ہیں۔ حدیثِ قدسی ہے:

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ

ترجمہ: انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں۔

جان لو کہ فقیر صاحبِ مسمّٰی اسمِ اللّٰہ ذات اور صاحبِ معّٰی ہوتا ہے جو اہلِ علم، قاری اور اہلِ تصوف کی نسبت اللہ کی راہ سے زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔ طالبِ دنیا کا چہرہ دیکھنا گناہ ہے۔ مجذوب طالب اور ہے، محبوب طالب اور ہے، مجوب طالب اور ہے۔ راہِ فقر مجذوب سالک یا سالک مجذوب کی راہ نہیں ہے۔ فقر شان و شوکت کے مراتب سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک نگاہِ رحمت سے حاصل ہوتا ہے۔ علما قول و فعل میں مشغول ہوتے ہیں جبکہ فقیر دم اور قدم میں، یعنی اس کا ہر سانس توحیدِ باری تعالیٰ میں مشغول ہوتا ہے اور اس کا ہر قدم شریعت کے عین مطابق اور حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی متابعت میں اُٹھتا ہے۔ اس لیے فقیر صراف کی مثل، شریعت کسوٹی کی مثل اور فقر سونا و چاندی کی مثل ہے۔ پس فقیر کی بارگاہ میں کھرے اور کھوٹے کی تحقیق ہو جاتی ہے۔ علمِ شریعت کسے کہتے ہیں؟ علم وہ ہے جس کی بدولت حق معلوم ہو جائے اور باطل معدوم۔ شریعت وہ ہے جو نفس و

شیطان کے شر سے نجات دلا دے اور معرفت کے امور میں مشغول کر دے۔ طریقت سے کیا چیز حاصل ہوتی ہے؟ طالب دنیا اور اہلِ دنیا کو طلاق دے دیتا ہے کیونکہ قرآن میں کسی بھی جگہ دنیا کا ذکر عزت سے نہیں کیا گیا۔

جو شخص دینِ محمدیؐ سے برگشتہ ہو جائے اور لذتِ نفس اور دنیا و شیطان میں مشغول ہو کر دینِ محمدیؐ کو پسِ پشت ڈال دے تو ایسے درویش، فقیر اور مرشد پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے کہ جو خود خوابیدہ ہو وہ دوسرے خوابیدہ کو کیسے بیدار کر سکتا ہے! وہ اس لیے کہ ایسا شخص بد بخت، لالچی، بیقرار اور محتاج ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ

ترجمہ: میں فقرِ مکب (فقرِ اضطراری) سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

فقر تو دونوں جہان سے بے نیاز اور لایحتاج ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

تصوف کیا ہے؟ تصوف اللہ تعالیٰ کے خاص کلام کو کہتے ہیں۔ صاحبِ تصوف کون ہوتا ہے؟ صاحبِ تصوف وہ ہے کہ جس کی ہر بات الہام کی بدولت اللہ کا کلام ہو اور وہ ہمیشہ اللہ کے ساتھ رہتا ہو۔ سلوک کیا ہے اور صاحبِ سلوک کسے کہتے ہیں؟ صاحبِ سلوک وہ ہے جو قلبِ سلیم کا حامل ہو اور سلوک ہمیشہ باطن میں مشغول رہنے کو کہتے ہیں۔ اس مرتبہ پر طالب کے لیے کھانا مجاہدہ اور نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔

بیت:

باھُوؒ بخواب خوردن مرا دائم وصال
این چنین فیض فقرش لازوال

ترجمہ: اے باھُوؒ! مجھے فقر کا ایسا لازوال فیض حاصل ہے کہ میرا کھانا اور سونا مجھے دائمی وصال سے ہمکنار کر دیتا ہے۔

فقیر کا پیٹ تنور، اس کا کھانا نور اور اس کی نیند حضوری کی مثل ہے۔ سن اے زاہد اور بہشت کی خاطر مزدوری کرنے والے! مردانِ خدا کھانا تو اِس جہان (دنیا) کا کھاتے ہیں لیکن کام اُس جہان (آخرت) کے کرتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (سورۃ الحجرات۔13)

ترجمہ: بیشک تم میں سے اللہ کے نزدیک عزت والا وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔

فقیر کی ایک نگاہ جس سے فقرِ عطا ہو اس نگاہ کا حاصل ہونا سالہا سال ریاضت کرنے سے بہتر ہے۔ علم پڑھنا سراسر دردِ سر ہے اور نفس کو تیغ ذکر اور مجاہدہ سے مارنا جوانمردی ہے۔ علم سے احکامات معلوم ہوتے ہیں جبکہ نفس کو مارنے سے جہاد میں فتح حاصل ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰى جِهَادِ الْاَكْبَرِ

ترجمہ: ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

فقہا اور غازی کے بیان میں فرق ہوتا ہے۔ فقیر وہی ہوتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ بھی کرتا ہے اور طالبانِ مولیٰ کا بھی۔

علم کیا ہے اور فقر کیا ہے؟ علم چراغِ دین ہے اور فقر آفتابِ دین ہے۔ چراغ کو کیا قدرت کہ آفتاب کے سامنے روشن رہ سکے۔ جو علما عامل ہوں وہی فقیر بنتے ہیں۔ دنیا، نفس، شیطان اور فقر کی کامل حقیقت کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یا پھر وہ جانتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے فیض کی عطا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں مشغول رہتا ہو۔ پس دوزخ کی آگ تین طرح کے لوگوں کی شہ رگ سے بھی نزدیک ہے اوّل وہ جو اہلِ علم ہونے کے باوجود گناہ

کرے اور اس پر قائم رہے، دوم وہ جو یتیموں پر ظلم کرے اور خدا سے نہ ڈرے، سوم وہ جاہل جو علمی گفتگو پر کان نہ دھرے، مرغن کھانا کھائے، بہترین لباس پہنے اور اپنی شہرت کے لیے سرگردان رہے۔

فقر میں چار منازل ہیں اور ہر منزل پر ایک راہزن مقرر ہے۔ منزلِ شریعت پر شیطان دشمن ہے، منزلِ طریقت پر نفس دشمن ہے، منزلِ حقیقت پر دوزخ دشمن ہے اور منزلِ معرفت پر جنت دشمن ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (سورۃ النجم۔17)

ترجمہ: نگاہ نہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔

ان لوگوں پر افسوس صد افسوس! جو دوسروں کو تو نصیحت کرتے ہیں لیکن خود اللہ سے علیحدہ رہتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ O (سورۃ البقرہ۔44)

ترجمہ: کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم (اللہ کی) کتاب پڑھتے ہو، تو کیا تم سوچتے نہیں؟

بیت:

باھُوؒ راہ چون شاہ است ہر شہسوار
نفس مرکب را برد بر ہر دیار

ترجمہ: اے باھُوؒ! شاہ یعنی اللہ کی راہ پر ایک شاہسوار کی مثل چل، اس کے لیے اپنے نفس کو سواری بنا اور اس کی بدولت ہر مقام طے کر۔

اپنی صفات سے گزر کر ہی ذات تک پہنچا جا سکتا ہے۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ (سورۃ الروم۔19)

ترجمہ: وہی مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے۔

اَلشَّيْخُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ يُحْيِي الْقَلْبَ وَ يُمِيْتُ النَّفْسَ ط يُحْيِي النَّفْسَ يُمِيْتُ الْقَلْبَ

ترجمہ: شیخ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ قلب کو زندہ کرتا اور نفس کو مارتا ہے۔ وہ نفس کو زندہ کرتا اور قلب کو مارتا ہے۔

یعنی قلب کو سلب کر لیتا ہے۔ دونوں امور اس کے اختیار میں ہیں۔ صاحبِ تصرف مرشد تصور کے وسیلہ سے عارف باللہ بنا دیتا ہے جس سے طالب دریائے مشاہدہ میں غرق رہتا ہے۔ جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام پر عین طوفان کے دوران یہ فرض کر دیا گیا کہ جو نیکیوں کا مالک بنتا ہے وہی کامل ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں باھُوؒ فرماتے ہیں:

گشت فی اللہ غرق وحدت در قضای کبریا

ترجمہ: میں حکمِ کبریا کے مطابق وحدت میں غرق ہو گیا اور فنا فی اللہ کا مرتبہ پا لیا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ بندگی کے تناظر میں پانچ قسم کے لوگوں پر پانچ لوگوں کو بطور حجت پیش کرے گا، غلاموں پر حجت کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام، بیماروں پر حجت کے لیے حضرت ایوب علیہ السلام، امیروں پر حجت کے لیے خلیفۃ اللہ حضرت سلیمان علیہ السلام، درویشوں پر حجت کے لیے حضرت عیسیٰ روح اللہ اور فقرا و علما پر حجت کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

بیت:

دم را نگاہ دار کہ عالم دمیست
دم پیش دانا بہ از عالمیست

ترجمہ: اپنی سانسوں کی نگہبانی کر کیونکہ یہ تمام عالم ایک سانس کی مثل ہے۔ایک دانا کے لیے اس کے سانس اس عالم سے بہتر ہیں۔

جواب فقیر باھُوؒ

دم را حیاتی نباشد مدام
فقر گشت فی اللہ بدم را چہ نام

ترجمہ: سانسوں کو دائمی حیات حاصل نہیں۔فقر فنا فی اللہ ہے اس لیے دائمی ہے۔اس کے سامنے سانس کی کیا اہمیت!

جس وقت سانسیں اور قدم نامحرم ہوں تاہم فقر کا ظہور ہونے پر یکتا ہو جائیں تو نور کے ساتھ مل کر نور بن جاتے ہیں۔اس مقام پر ذکر فکر بہت زیادہ ذوق وشوق پیدا کر دیتے ہیں۔غرق فنا فی اللہ کی منزل اور قرب، حضوری اور وصال کے اعلیٰ مراتب ذکر سے حاصل ہوتے ہیں۔وہ فقیر فائق تر ہے جو غرقِ حق کے سوا دوسری کوئی شے طلب نہیں کرتا۔ان ظاہر پرست لوگوں پر حیرت ہے جو خود کو ذکرِ جہر اور ذکرِ خفی کرنے والا کہتے ہیں لیکن وہ جھوٹے ہیں اور ان کا دعویٰ غلط ہے۔ذکر کی علامت یہ ہے کہ یہ ذاکر کو بیقرار رکھتا ہے۔جو اخلاص کے ساتھ یہ خاص ذکرِ اللہ کرتا ہے تو وہ ذاکر ہمیشہ دریائے وحدت میں مکمل طور پر غرق رہتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے، اسے حقیقی ذکر کہتے ہیں۔اگر ذاکر ایک مہینے میں دو لاکھ دو ہزار مرتبہ ذکر کرے وہ بھی اس طرح کہ اس کے قلب، گوشت پوست اور ہر بال کو زبان مل جائے اور وہ بلند آواز میں اسمِ اللہ کا ذکر کریں لیکن اگر ذاکر کو حضوری حاصل نہ ہو تو اس کا یہ ذکر بے فائدہ ہے۔اگر وہ خود سے بے خود ہو جائے اور لوگ اسے دیوانہ اور مست سمجھیں، ذکر کے باعث اس پر لرزہ طاری ہو جائے اور اس کے اعضا میں حرارت پیدا ہو تو یہ طالب کے خام ہونے کی نشانی ہے جو طریقت کے ابتدائی مراحل میں پھنس چکا ہوتا ہے اور راہِ فقر پر نامکمل رہتا ہے۔

بیت:

بکش خویش تر کار تو پیش پیشتر
راہ ہنوز انسان عارف باللہ ای گاوٗ خر

ترجمہ: اگر تیری منزل انتہا تک پہنچنا ہے تو خود کو ختم کر لے (یعنی اپنی نفسانی خواہشات کو ختم کر دے) تب تو انسان اور عارف باللہ بنے گا ورنہ تو حیوان ہی رہے گا۔

اے باصفا درویش سن! درویش ہی رہنا چاہیے نہ کہ مال و دولت کا متلاشی جو نہ صرف اسلام بلکہ خود کو بھی اس کی خاطر فروخت کر دیتا ہے۔ یہ سراسر کفر ہے۔

بیت:

باھُوؒ ز شہرگ نزدیک یابم یار
اگر برای از خود و از چون چرا

ترجمہ: اے باھُوؒ! میں نے شہ رگ سے بھی نزدیک یار کو پا لیا ہے۔ اگر کوئی اس ذات کو پانا چاہتا ہے تو اسے اپنی ذات اور چون و چرا سے نجات حاصل کرنی ہوگی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَ نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ (سورۃ ق۔16)

ترجمہ: اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

خود پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اثبات کرو، خود کو اس میں محو کر لو اور زبان و دل سے اس کا اقرار کرو جیسا کہ کہا گیا ہے:

اِقۡرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصۡدِیۡقٌ بِالۡقَلۡبِ

ترجمہ: زبان سے اقرار کرو اور قلب سے اس کی تصدیق کرو۔

پس روزِ ازل اللہ تعالیٰ کا اقرار کیا گیا تھا، اگر اس اقرار پر بے یقینی ہو جائے تو یہ کفر و شرک کا

موجب ہے۔ اللہ نے ہم پر لازم کردیا ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ○ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ○ (سورۃ الضحیٰ۔ 11-10)

ترجمہ: اور (اپنے در کے) سائل کو انکار نہ کریں اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا (خوب) تذکرہ کریں۔

جب فقیر بندگی اختیار کرتا ہے اور جس قدر اسے معلوم ہو اس قدر (راہِ حق پر) محنت و مشقت اور کثرت سے ورد و وظائف کرتا ہے تو وہ بہت زیادہ تقویٰ حاصل کر لیتا ہے۔ جان لو کہ جو باطن کا علم نہ رکھتا ہو وہ باطل پر ہے۔ وہ عام لوگوں جیسے کام کرتا ہے اور خواص کے اطوار سے بے خبر ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنۡظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمۡ وَلَا يَنۡظُرُ اِلٰى اَعۡمَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ يَّنۡظُرُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَ نِيَّاتِكُمۡ

ترجمہ: بیشک اللہ تمہیں صورتوں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔

اللہ کی نظر دل پر ہوتی ہے نہ کہ زبان پر۔ جب تک پاس انفاس سے کیا جانے والا ذکرِ حامل جاری نہ ہو جائے تب تک نہ اعضا تابع ہوتے ہیں اور نہ نفس حکم و قید میں آتا ہے۔ تب درج ذیل مراتب حاصل ہوتے ہیں:

كُلَّ يَوۡمٍ هُوَ فِىۡ شَاۡنٍ (سورۃ الرحمٰن۔ 29)

ترجمہ: ہر روز اس کی ایک نئی شان ہوتی ہے۔

كُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٍ (سورۃ الرحمٰن۔ 26)

ترجمہ: جو کچھ بھی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے۔

یہ مراتب جو کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں تب تک حاصل نہیں ہوتے جب تک طالب میں درج ذیل باتیں موجود نہ ہوں:

طالب کی زبان، نفس، قلب اور روح مکمل طور پر ایک ہو جائیں اور ہر ایک آدمی کی صورت اختیار کر کے طالب کے ساتھ دست مصافحہ کرے اور اپنے قول کو پورا کرے۔

ذکر کی آواز نفس کو فرحت اور روح کو جمعیت وقرار دے۔

سکر و مستی کے باعث طالب اپنے دل کے تختہ دار پر دونوں جہان قربان کر دے۔

قابَ قوسین جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا راز، مقامِ فردانیت اور دوستی کا شرف ہے' تک پہنچے۔

اٹھارہ ہزار عالم کا نظارہ دیکھے۔

تمام انبیا، اصفیا، اولیا اور مرشدین کی ارواح سے ملاقات کرے۔

حق الیقین سے یکتائی کی لذت کا شربت پیے۔

اللہ کا عہد پورا کرے اور نفس کی خامیوں سے آگاہ ہو۔

فنا فی اللہ بقا باللہ کا مرتبہ پالے جس کے متعلق فرمایا گیا:

وَ مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی

(الرسالۃ الغوثیہ)

ترجمہ: جس نے حصولِ وصال کے بعد عبادت کا ارادہ کیا پس اس نے اللہ کے ساتھ کفر وشرک کیا۔

اور طالب تب تک لازوال فقر حاصل نہیں کر سکتا جب تک ہر گناہ کو اپنے دل سے ترک نہیں کر دیتا۔ جن کے دلوں میں خباثت ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ (سورۃ الاعراف۔40)

ترجمہ: اور وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے یہاں تک کہ سوئی کے سوراخ میں اونٹ داخل ہو جائے (یعنی ان کا جنت میں داخلہ ایسے ہی ناممکن ہے جیسے اونٹ کا سوراخ میں سے گزرنا)۔

اے مومن! قلب اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جس کے متعلق فرمان ہے:

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (سورۃ طٰہٰ۔5)

ترجمہ: وہ (اللہ تعالیٰ) رحمٰن ہے جس نے عرش پر استویٰ کیا۔

پس طالب کے احوال اس کے اللہ کے ساتھ وصال اور مشاہدہ کے گواہ بن جاتے ہیں۔ اس کی نیند عام لوگوں کی نیند کی طرح نہیں ہوتی کیونکہ جو قلب درست ہو وہ بیدار رہتا ہے۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ فقرا کی نظر قاتل اور ان کا قہر اللہ کے جلال کا نمونہ ہوتا ہے۔ ان کا جمال اللہ کے جمال کا مظہر ہوتا ہے جو ان کے وجود سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ ایک نظر میں ازل کا نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔ ان کے اور ان کے طالبوں کے پاس بہت زیادہ غذا نہیں ہوتی لیکن پھر بھی دیگر مخلوق سے زیادہ قوت رکھتے ہیں اور شر صفت نفس کے سامنے کمزور نہیں پڑتے۔ دونوں جہان کے اٹھارہ ہزار عالموں کی ہر چیز کو وہ پہچانتے اور جانتے ہیں۔ ان سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔ یہ سلک سلوک خاص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ ہے جو انہیں معراج کی رات نصیب ہوا اور یہ طریقہ کشف و کرامات اور استدراج سے پاک ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ الاعراف۔182)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم عنقریب انہیں ہلاکت کی طرف لے جائیں گے ایسے طریقے سے کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

جان لو کہ اس رسالہ کا نام عین العارفین محک المحققین رکھا گیا ہے۔

ابیات:

شد باین تصنیف سرّ از الٰہ
در زمان محی الدینش بادشاہ

ترجمہ: یہ تصنیف محی الدین بادشاہ کے زمانہ میں لکھی گئی ہے جس میں اللہ کے اسرار بیان کیے گئے ہیں۔

اورنگ زیب عادل نام او
از طریقہ خاص نبویؐ بردہ گو

ترجمہ: اس عادل بادشاہ کا نام اورنگ زیب ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص طریقہ کی پیروی کرنے والا ہے۔

زاہد و عابد بترسد از خدا
محرم اسرار وحدت کبریا

ترجمہ: وہ زاہد و عابد، خدا سے ڈرنے والا اور وحدتِ کبریا کے اسرار کا محرم ہے۔

در شریعت ہم طریقت راہبر
از حقیقت معرفت صاحب نظر

ترجمہ: وہ نہ صرف شریعت اور طریقت کا راہبر ہے بلکہ راہِ حقیقت و معرفت کے اعتبار سے بھی صاحبِ نظر ہے۔

ظل اللہ ز حال بر ہم خاص و عام
تا قیامت باد او قائم مقام

ترجمہ: وہ اپنے خاص و عام احوال کی بدولت ظِل اللہ کی مانند ہے۔ اللہ اس کے مرتبہ کو تا قیامت قائم رکھے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (سورۃ النساء۔59)

ترجمہ: اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اس کی جو تم میں صاحبِ امر ہے۔

جاننا چاہیے کہ راہِ حق اسمِ اللہ کے برزخ سے طے ہوتی ہے۔ اس کا کسی ذکر فکر اور ریاضت سے کوئی تعلق نہیں سوائے تصور اسمِ اللہ ذات کے جو طالب کو تصرف اور حضوری عطا کرتا ہے اور فنافی اللہ بقاباللہ کا مرتبہ پا کر وہ دونوں جہان میں حیاتِ جاودانی حاصل کر لیتا ہے۔

بیت:

حیّ قیوم پیش تو قائم
تو گرفتار دیگری دائم

ترجمہ: حیّ و قیوم ذات تیرے سامنے موجود ہے لیکن تو ہمیشہ سے دوسری چیزوں کا طلبگار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (سورۃ الحجرات۔13)

ترجمہ: بیشک تم میں سے اللہ کے نزدیک عزت والا وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔

مرشد عارف باللہ جو ہمیشہ حضوری میں رہتا ہو اس کے لیے اپنے طالبوں کو بھی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کرنا کونسا مشکل کام ہے۔ جو اسمِ اللہ ذات، راہِ فقر فنا فی اللہ، حضوری اور حیاتِ نبویؐ کے متعلق شک کرتا ہے بلاشبہ وہ کافر، مردود اور مرتد ہو جاتا ہے۔ میں اس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدایت کے لیے پیدا فرمایا۔ شیطان خود کو ہادی نہیں کہلوا سکتا نہ ہی شیطان سے کوئی ہدایت پا سکتا ہے۔ اسی طرح تلاوتِ قرآن، ذکر اور نماز جو کہ اسلام کی بنیاد ہیں، شیطان ان کی راہ نہیں دکھا سکتا۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اس نے حق دیکھا بیشک شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا بیشک اس نے مجھے ہی دیکھا۔

مزید فرمایا:

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰی فِی الْیَقْظَۃِ (مسند احمد۔7867)

ترجمہ: جس نے مجھے نیند میں دیکھا گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔

اس کتاب کا مصنف باھُوؒ جو فنافی ھُو ہے' کہتا ہے کہ یہ کتاب آیاتِ قرآن وحدیث کے مطابق لکھی گئی ہے۔ یہ راہ اہلِ علم کو نصیب ہوتی ہے۔ طالبِ مولیٰ علم کو ہمیشہ ہر چیز سے اولیٰ سمجھتا ہے کیونکہ علم معرفت کی اساس وسرمایہ اور کُل مغز ہے۔ اس سے مراد عوام کا وہ علم نہیں جس پر وہ عمل بھی نہیں کرتی۔ سب سے پہلے ہر طرح کا علم سیکھو پھر فقر کی راہ پر قدم رکھو اور محبتِ الٰہی میں جلو کیونکہ علم نفس وشیطان سے حفاظت کرتا ہے اور علم ہی اس راہ کا راہبر ہے جبکہ علم کے بغیر زہد کرنے والا ابلیس اور گمراہ ہو جاتا ہے۔ دانا اور آگاہ رہو۔ بعض لوگوں کا ظاہر آراستہ ہوتا ہے اور وہ خود کو صاحبِ توفیق اور خاص اہلِ سنت جماعت والا ظاہر کرتے ہیں لیکن باطن میں وہ بدمذہب ہوتے ہیں۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

لَا تَجْلِسُوْا مَعَ اَهْلَ الْبِدْعَةِ

ترجمہ: اہلِ بدعت کے ساتھ نہ بیٹھو۔

اَهْلُ الْبِدْعَةِ كِلَابُ النَّارِ

ترجمہ: اہلِ بدعت دوزخ کے کتے ہیں۔

اور یہ لوگ مطلق زندیق ہیں۔ بظاہر یہ لوگ فقیر ودرویش ہوتے ہیں لیکن دراصل یہ لوگ راہزن اور بدفطرت ہوتے ہیں۔ ان لوگوں سے محتاط رہنا چاہیے کیونکہ ان کی خلوت خلل سے پُر ہے۔ مالک ہوں یا غلام' سب بھاری جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ صاحبِ معصیتِ شیطانی ہیں جو خواہشاتِ نفس کی لذت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کا حجرہ ان کے لیے حجاب اور ان کی ریاضت ریا سے پُر ہے جس کے باعث ان کا باطن خراب ہے۔ طالب وہ ہے جو مرشد سے اللہ کی طلب کرے اور اس کی آزمائش کرے اگرچہ وہ ظاہر و باطن میں ہر علم سے آگاہ اور طریقت کے ہر طریقہ کا مدعی ہو۔ طالبِ مولیٰ کو وسیع حوصلہ والا' دانشمند اور باشعور ہونا چاہیے جو مجلسِ محمدیؐ کی حضوری کا طلبگار ہو ورنہ ہزاروں ہزار جاہلوں کو ایک ہی نظر سے دیوانہ بنا دینا کونسا مشکل کام ہے۔

اے عزیز! ہر بلا سے بدترین بلا اور ہر دشمن سے خطرناک ترین دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے وجود میں ہے۔ اگر تو اس کی صورت دیکھے کہ وہ کس قدر بدخصلت ہے تو تُو اپنے ہاتھ سے اپنا پیٹ چاک کر لے۔ نفس اندرونی چور ہے اور شیطان بیرونی چور ہے۔ اگر تُو اندرونی چور کو قید کر لے تو یہ بیرونی چور خود ہی الگ ہو جائے گا۔ اس چور کی گردن مار دو یا اسے سولی پر لٹکا دو۔ خبردار رہو کہ اس اندرونی اور غائب چور کو کیسے پکڑ کر مارنا یا سولی پر لٹکانا ہے۔ نفس سارے وجود میں اس طرح موجود ہے جس طرح دودھ میں دہی، مکھن، لسی اور گھی سب موجود ہیں۔ پس مرشد اُس عورت کی مثل ہوتا ہے جو دودھ میں بقدرِ ضرورت لسی ڈالتی ہے اور دودھ کی دہی جما دیتی ہے۔ دہی کو جب بلویا جاتا ہے تو مکھن نکلتا ہے۔ جب اس مکھن کو آگ پر رکھا جاتا ہے تو تپش سے مکھن میں سے میل الگ ہو جاتی ہے اور خالص اور پاک گھی باقی رہ جاتا ہے۔ اسی طرح مرشد توفیقِ الٰہی سے (طالب کو) نفس، قلب، روح اور سرّ جدا جدا دکھا دیتا ہے۔ یہ چاروں نفس کی چار حالتوں سے متعلق ہیں۔ امارہ کی حالت میں نفس بہت زیادہ فساد برپا کرتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰى جِهَادِ الْاَكْبَرِ

ترجمہ: ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

یہ نفس جو کافر دجال کی مانند ہے اسے حضرت عیسیٰؑ روح اللہ کی مثل مرشد کے علاوہ کوئی نہیں مار سکتا کیونکہ وہ قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے۔ نفس اسمِ اللہ ذات کے وسیلہ کے بغیر کبھی نہیں جلتا اور نہ ہی اسے معرفتِ اِلَّا اللّٰهُ کے علم کے بغیر پہچانا جا سکتا ہے۔ نفس خلوت نشینی کے بغیر قید نہیں ہوتا نہ ہی مخلوق کے شر سے نجات پاتا ہے۔ نفس ذکرِ اللہ کے بغیر مسلمان نہیں ہوتا اور نہ ہی خاموشی کے بغیر مکمل طور پر مطیع و فرمانبردار ہوتا ہے۔ عارف باللہ مرشد کی صحبت میں گزری ایک ساعت ستر سال کی طاعت سے افضل تر ہے۔ نفس گناہ کے وقت کافر، شہوت کی حالت میں حیوان، بھوک کی حالت میں پاگل کتے جیسا اور سیری کی حالت میں فرعون بن جاتا ہے۔ نفس کی چار حالتیں ہیں

امارہ، لوامہ، ملہمہ اور مطمئنہ۔ ان چاروں کو ان کے آثار سے معلوم کیا جا سکتا ہے اور ان چاروں کو اسمِ اللہ ذات کے چار مراتب (اللہ، لِلّٰہ، لہٗ، ھُو) سے مارا جا سکتا ہے۔ یاد رکھو کہ قرب، وحدت اور حضورِ حق پاس انفاس کے ذکر اور فکر سے حاصل ہوتے ہیں اور یہ نفس کی چاروں حالتوں سے تعلق رکھتے ہیں جن کے متعلق اس آیت میں بیان کیا گیا ہے:

﴿ فَخُذۡ اَرۡبَعَةً مِّنَ الطَّيۡرِ فَصُرۡهُنَّ اِلَيۡكَ ثُمَّ اجۡعَلۡ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ ﴾ (سورۃ البقرہ۔260)

ترجمہ: چار پرندے لو اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لو پھر (انہیں ذبح کر کے) ان کا ایک ایک ٹکڑا ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو۔

شمس تبریزیؒ نے فرمایا:

چہار بودم سہ شدم اکنون دویم
و ز دوئی بگذشتم یکتا شدم

ترجمہ: پہلے میں چار تھا، پھر تین ہوا اور پھر دو۔ جب دوئی سے بھی نکل گیا تو یکتا ہو گیا۔

جوابِ مصنف:

ابتدائی یک و بآخر نیز یک
و ز دوئی بگذشت بہتر از ملک

ترجمہ: ابتدا بھی یکتائی تھی اور انتہا بھی یہی ہے اس لیے دوئی سے نکل جانا فرشتہ بننے سے بہتر ہے۔

عارفین کا نفس قلب بن جاتا ہے، قلب روح میں ڈھل جاتا ہے اور روح سرّ میں داخل ہو جاتی ہے تب ایک عارف صاحبِ اسرار عارف باللہ بن جاتا ہے۔ کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو عارف نے دیکھی نہ ہو کیونکہ عارف سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔ عارف باللہ وہ ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کو بغیر زہد و ریاضت کروائے عین ذات تک پہنچا دے کیونکہ لمحہ بھر کے لیے نورِ الٰہی کی تجلیات میں جلنا سو (۱۰۰) چلوں کی ریاضت و مزدوری سے بہتر ہے۔ صاحبِ نور حضور عارف باللہ اُسے کہتے

ہیں جو طالبِ مولیٰ کو اس کے وجود سے محرم کروا دے تا کہ وہ اپنے نفس، قلب، روح اور سِرّ کو الگ الگ دیکھ لے۔ احادیثِ مبارکہ ہیں:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

ترجمہ: جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے پس تحقیق وہ اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جو اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ

ترجمہ: جو اپنے نفس کو فنا سے پہچان لیتا ہے پس تحقیق وہ اپنے ربّ کو بقا سے پہچان لیتا ہے۔

صاحبِ حضور کا نام لینا بے ادبی ہے اگرچہ نام لینا بہت ضروری ہو۔ پس عارف باللہ کا ذکر، فکر اور علم سے تعلق نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنے ربّ کو پہچان کر مقامِ ربوبیت پر پہنچ چکا ہوتا ہے اور نورِ الٰہی میں غرق ہو کر صاحبِ توحید بن چکا ہوتا ہے۔ باطن کے اظہار کے لیے ظاہری مقام کی ضرورت ہوتی ہے۔ راہِ ظاہر مکمل طور پر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے سے تعلق رکھتی ہے جبکہ راہِ باطن خاموشی سے ربوبیت میں غرق ہونا ہے۔ عارف باللہ وہ ہے جس کا حوصلہ وسیع ہو اور وہ شوقِ حق کی شراب پیے ہوئے ہو۔ عارف کی بہت سی اقسام ہیں جیسا کہ عارفِ علم، ذکر فکر میں خوش رہنے والا عارف، ورد وظائف کرنے والا عارف، طبقات کی طیر سیر کرنے والا عارف اور قرب و وِصال کا حامل عارف۔ گونگی زبان والا عارف باللہ وہ ہوتا ہے جو فنا فی اللہ ہو کر ربوبیت تک پہنچ چکا ہو۔ گونگا ہونا عارف باللہ کی عبودیت اور زبان کا لمبا ہونا اس کی زینت ہے۔ عارف باللہ لازوال مراتب کا حامل ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ

ترجمہ: علم اللہ کی طرف (جانے کے دوران) بہت بڑا حجاب ہے۔

حضوری کی طلب کے لیے تجھے کیا کرنا چاہیے؟ زندگی کی حقیقت پر تفکر اور ذکر کرنا چاہیے۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

تَفَکَّرُوْا فِیْ نِعْمَآئِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ

ترجمہ: اس کی نعمتوں میں تفکر کرو اور اس کی ذات میں تفکر نہ کرو۔

حضوری اور نورِ الٰہی میں استغراق اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں، ان میں تفکر کرنا چاہیے نہ کہ اللہ کے وجود اور جوہر میں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ج وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ O (سورۃ الشوریٰ۔11)

ترجمہ: اس کی مثل کوئی شے نہیں۔ اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

بیت:

حجتی بگذار بشنو این جواب
ذکر فکر و علم عارف را حجاب

ترجمہ: حجت کو ترک کر دو اور یہ جواب سنو کہ ذکر، فکر اور علم عارف کے لیے حجاب ہیں۔

علم سمندر کی مثل ہے اور اس کا ہر حرف موج کی مثل ہے۔ باعمل عالم کشتی کی مثل ہے اور عارف باللہ مرشد ملاح کی مثل ہے جو کشتی میں بیٹھنے والوں کو سلامتی کے ساتھ ساحل پر پہنچاتا ہے۔ قاضیٔ حق علما سے دو عینی گواہ طلب کرتا ہے اوّل عینی گواہ علم اور دوم گواہ اس علم پر عمل۔ وہ عالم جو علم پر عمل نہیں کرتا اس کے متعلق ارشاد ہے:

کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا (سورۃ الجمعہ۔5)

ترجمہ: وہ گدھے کی مثل ہیں جو پیٹھ پر بڑی بڑی کتابیں لادے ہوئے ہو۔

فقہ اور فقر کے تین تین حروف ہیں۔ جب فقہ اور فقر (کسی ایک شخص میں) جمع ہو جاتے ہیں تو اس کو صاحبِ تصوف کہتے ہیں جو توحیدِ مطلق تک پہنچ چکا ہو۔

حدیث مبارکہ ہے:

اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

اگر علم کے بغیر فقر کی راہ پر چلا جائے تو وہ محتاجی کی طرف لے جاتا ہے یہ فقر اضطراری ہوتا ہے نہ کہ اختیاری۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ

ترجمہ: میں فقرِ مکب (فقرِ اضطراری) سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

ابیات:

بہر زن فرزند بہر در سوال
باز دارد حق تعالیٰ از وصال

ترجمہ: اگر بیوی بچوں کے لیے در در پر سوال کیا جائے تو یہ عمل حق تعالیٰ کے وصال سے دور رکھتا ہے۔

بشنو شرمندہ خجل و روسیاہ
ہر مطالب طلب کن تُو از اللہ

ترجمہ: اے شرمندہ اور سیاہ چہرے والے سن! تو اپنا ہر مقصود اللہ تعالیٰ سے طلب کر۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفُقَرَآءَ الْغَنِیِّ

ترجمہ: بیشک اللہ غنی فقرا کو پسند کرتا ہے۔

فقیر تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ درویش جو در در پر سوال کرتے ہیں، دوم وہ فقیر جو اللہ کے حکم سے حاکم کی مثل ہوتے ہیں۔ ان کا سوال وصال کی خاطر ہوتا ہے نہ کہ خام خیالی۔ سوم وہ جو

مزدور کی مثل ہیں۔ اگر وہ کسی کے لیے دعوت پڑھتے ہیں تو اس کے بدلے بطور مزدوری مال طلب کرتے ہیں۔ قاضیٔ حق طالبِ مولیٰ سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل ذکرِ دوام جو کہ پیرِ کامل کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق فرمایا:

اَکْثِرُوا الذِّکْرِ

ترجمہ: کثرت سے ذکر کرو۔

اس سے مراد ذکرِ حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً (سورۃ الاعراف۔55)

ترجمہ: اپنے ربّ کو پکارو عاجزی اور خفیہ طریقے سے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکرِ حامل کو ذکرِ خفی قرار دیا۔ ذکرِ خفی کا تعلق نہ زبان سے ہے نہ قلب، روح اور سِرّ سے۔ اللہ تعالیٰ غیر مخلوق ہے اور وہ فرماتا ہے ''مجھے غیر مخلوق سے یاد کرو''۔ غیر مخلوق سے مراد کیا ہے؟ برزخ اسمِ اللّٰہ ذات۔ ذکرِ دوام اللہ کا لازوال وصال عطا کرتا ہے اور فکرِ کامل فنائے نفس کو کہتے ہیں۔ فنائے نفس سے کیا مراد ہے؟ اسمِ اللّٰہ ذات میں تفکر کرتے ہوئے مراقبہ میں غرق ہونا۔ مراقبہ میں طالب جہاں چاہتا ہے پہنچ جاتا ہے، جس سے چاہتا ہے گفتگو کرتا ہے اور اسے یاد بھی رکھتا ہے۔ جب مراقبہ سے باہر آجاتا ہے تو باطن میں جو کچھ دیکھا ہوتا ہے وہ ظاہر میں بھی دیکھتا ہے جس سے اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت دو طرح کی ہے۔ اوّل مشاہدۂ طبقات۔ اس سے نفس فنا نہیں ہوتا سوائے مشاہدۂ ذات کے۔ اس مشاہدہ کے دوران وہ جو کچھ دیکھتا ہے اسے اچھی طرح سمجھتا ہے لیکن اس کی کسی شے سے مثال نہیں دے سکتا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ (سورۃ الکہف۔24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کر کہ تو خود کو بھی فراموش کر دے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَ لَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ

ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ ایک وقت ایسا بھی ہے جس تک نہ کسی مقرب فرشتے کی رسائی ہے اور نہ کسی نبی مرسل کی۔

اکثر لوگ حبسِ دل کو ذکرِ دوام کہتے ہیں۔ وہ ذکر کے دوران دل کو اوپر نیچے کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حبس ہے۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ یہ حبس نہیں بلکہ بیکار اور حرام عمل ہے کیونکہ حبسِ دم کرنا کفار کی رسم اور فضول کام ہے۔ ایسا شخص ذکرِ پروردگار سے بے خبر حیوانات کی مانند ہے۔ اس کام سے ہزار بار استغفار کرنی چاہیے۔ ان لوگوں پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کے طریقہ کی نہ کوئی ابتدا ہے نہ انتہا۔ یہ لوگ خام و ناقص اور اللہ سے بہت دور ہیں۔ ذکرِ قلب کرنے والے کی چار علامات ہیں اوّل وہ ہر شب مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مشاہدہ کرتا ہے، دوم وہ اس بات پر توکل کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، سوم فقر فنافی اللہ کے مرتبہ پر ہوتا ہے، چہارم وہ مردار دنیا اور اہلِ دنیا کی صحبت ترک کر چکا ہوتا ہے۔ جو ان چاروں صفات کا حامل نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ذکرِ قلب منکشف نہیں ہوا اگرچہ ظاہری قلب سینے میں اسمِ اللہ ذات کے ساتھ جنبش لے اور بلند آواز میں ذکر کرے۔ ایسا دل دنیا کے مال کی خاطر اللہ کا نام لیتا اور فریاد کرتا ہے۔ ایسا قلب دنیا کی طلب میں ہے جس سے معرفتِ حق سلب ہو جاتی ہے۔ جس طرح زبان گوشت کا لوتھڑا ہے اسی طرح دل بھی گوشت کا لوتھڑا ہے۔ اس کا ذکر کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

ابیات:

نفس بند باتصور نقش بند
درم دنیا را کشد با دل پسند

ترجمہ: نفس کو قابو میں کر اور تصور کے ساتھ اس پر اسمِ اللہ ذات کا نقش جما۔ یہ تیرے دل میں موجود دنیا کے مال و دولت کی محبت کو نکال دے گا۔

ہر کرا دارد دوست دنیا سیم زر
از خدا و از نبیؐ بی خبر

ترجمہ: جو دنیا کے سونا و چاندی کو محبوب رکھتا ہو وہ اللہ اور اس کے محبوب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے خبر ہوتا ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

اس سے مراد وہ دنیا نہیں جو متاعِ شیطان ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس رات کے وقت جو کچھ ہوتا اسے صبح تک اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے اور جو کچھ دن کے وقت ہوتا اسے رات تک اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھنا ہی دین ہے۔ باطنی طور پر اندھے اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔

بیت:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا
ہر چہ داری صرف کُن در راہ ھُو

ترجمہ: جو کچھ تمہارے پاس ہے سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''تم تب تک بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو''۔

یعنی ہر وہ چیز جسے تم محبوب رکھتے ہو جیسا کہ ذبیح اللہ (یعنی حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی دی)۔ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کی راہ میں جان و مال کو خرچ کر دیا۔ جو دنیا سے وضو اور آخرت سے غسل نہیں کرتا وہ ہرگز مرتبۂ فقر تک نہیں پہنچ سکتا۔ اہلِ دنیا پر عقبیٰ حرام ہے، اہلِ عقبیٰ پر دنیا حرام ہے اور طالبِ مولیٰ پر دونوں حرام ہیں۔ حدیثِ قدسی ہے:

طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ

ترجمہ: طالبِ دنیا مخنث ہے، طالبِ عقبیٰ مؤنث ہے اور طالبِ مولیٰ مذکر ہے۔
اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے دین و دنیا دونوں عطا ہوئے ہیں تو وہ غلط کہتا ہے۔ وہ جھوٹا اور خطا پر ہے۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

حُبُّ الدُّنْیَا وَ الدِّیْنِ لَا یَسْعَانِ فِیْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ کَالْمَآءِ وَ النَّارِ فِیْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ

ترجمہ: دنیا اور دین کی محبت قلبِ واحد میں نہیں سما سکتی جس طرح پانی اور آگ ایک برتن میں نہیں جمع ہو سکتے۔
اگر کوئی کہے کہ میں نے مسلمانوں، بیوہ عورتوں، مستحقین اور یتیموں کے لیے مالِ دنیا رکھا ہوا ہے نہ کہ اپنے بدبخت نفس کی طمع کی خاطر، تو یہ سب شیطان کا مکر، حیلہ اور فریب ہے۔ شیطان صبح سویرے طمع کا طبل بجاتا ہے کیونکہ اس جہان میں سب سے پہلے جو برائی پیدا ہوئی وہ طمع تھی۔

بیت:

بی طمع طالب بود روز و شب
طالب طلب دیدارِ ربّ

ترجمہ: طالبِ مولیٰ بے طمع ہوتا ہے اور وہ روز و شب دیدارِ ربّ کی طلب میں رہتا ہے۔
طمع ذکر، فکر، وھم اور اللہ کے قرب و وصال سے دور رکھتی ہے۔ طمع کے باعث طالب قبض و بسط، سکر و صحو اور مستی جیسے احوال حاصل نہیں کر پاتا اور نہ ہی اسے عارفین کی وہ آنکھ عطا ہوتی ہے جس کی بدولت وہ عین ذات کو دیکھ سکے اور اس کا وصال حاصل کر سکے۔ اکثر لعین مرشد مفاد پرست ہوتے ہیں جو غیب بیان کرتے ہیں۔ ان کے مرید بھی اللہ کے طالب نہیں ہوتے جو مرشد کے نیک و بد اعمال کی جاسوسی کرتے ہیں اور نام و ناموس کے طلبگار ہوتے ہیں۔ مرشد کی گواہی کے لیے ایک طالب ہی بطور گواہ کافی ہے۔ جو مرشد دو طالب بطور گواہ طلب کرے وہ بے راہ ہے اور محبّ گواہ طالب کے لیے وہ مرشد موزوں نہیں۔ طالب وہ ہے جو امتحان سے کامیابی سے گزرا ہو ورنہ وہ

طالب نہیں بلکہ مرشد کا دشمن اور شیطان ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

يَابَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (سورۃ یٰسین۔60)

ترجمہ: اے بنی آدم! تم شیطان کی پیروی نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

بلکہ شیطان ایمان کا دشمن اور ناقص طالب جان کا دشمن ہے۔ صادق طالب بہت کم ہیں جو اپنی جان مرشد پر قربان کر دیتے ہیں۔ ہر روز اللہ تعالیٰ ایسے طالبوں کو طلب کرتا ہے جو اسے جان سے عزیز رکھیں۔ جسے اپنی جان عزیز ہو وہ دنیا سے کیسے سیر ہو سکتا ہے! دنیا حلال ہونے کے باوجود ہم پر حرام ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

حَلَالُهَا حِسَابٌ وَحَرَامُهَا عِقَابٌ

ترجمہ: حلال رزق پر حساب ہے اور حرام رزق پر عذاب ہے۔

تَرَكَ الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا

ترجمہ: وہ دنیا کو دنیا کی خاطر ترک کرتے ہیں۔

یعنی بعض فقیر مال میں اضافہ کے لیے دنیا ترک کرتے ہیں۔ سوائے بے حیا اور بے شرم کے کوئی دنیا طلب نہیں کرتا اور وہ تین حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا یا وہ حاسد ہوتا ہے یا منافق یا حارص۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ (سورۃ الانعام۔44)

ترجمہ: پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو فراموش کر دیا جو ان سے کی گئی تھی تو ہم نے (انہیں اپنے انجام تک پہنچانے کے لیے) ان پر ہر چیز (کی فراوانی) کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ وہ ان چیزوں (کی لذتوں اور راحتوں) سے خوب خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی تھیں تو ہم نے اچانک انہیں (عذاب میں) پکڑ لیا تو اس وقت وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَ الْعُقْبٰی لَکُمْ وَ الْمَوْلٰی لِیْ

ترجمہ: دنیا بھی تمہارے لیے ہے اور عقبیٰ بھی تمہارے لیے۔ میرے لیے بس مولیٰ ہی کافی ہے۔

جاننا چاہیے کہ سرود، سماع اور نغمہ سننے، خدوخال اور حسن پرستی میں مشغول ہونے، شراب پینے اور نماز ترک کرنے سے باطن خراب ہو جاتا ہے۔ مستیٔ حال میں آہیں بھرنا، کپڑے پھاڑنا، ہر طرف دوڑتے پھرنا اور دیوانہ وار رقص کرنا فقرِ محمدیؐ کے برعکس اور شیطان صفت لوگوں کے کام ہیں جو خام اور فقر میں نامکمل ہوتے ہیں۔ صاحبِ طریقت ہونے کا دعویٰ کرنے والے لوگ اولیا اللہ کی راہ کے مخالف ہوتے ہیں جو انانیت اور استدراج میں پھنس کر پریشان حال رہتے ہیں۔ وہ جھوٹے ہیں۔

حدیثِ قدسی:

اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ

ترجمہ: بیشک میرے اولیا میری قبا کے نیچے (پوشیدہ) ہیں انہیں میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

ابیات:

اسم اللہ پوشی بر تن خود قبا
تا شود حق حاصلے وحدت خدا

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات کو قبا کی مثل اپنے وجود پر لپیٹ لے تاکہ تجھے حق اور وحدتِ الٰہی حاصل ہو جائے۔

اسم اللہ در جسم است جسم در اسم
و ز نفس شیطان فارغ گشت نیست غم

ترجمہ: جب اسمِ اللہ ذات تیرے جسم میں اس طرح سرایت کر جائے کہ جسم اور اسمِ اللہ ذات ایک ہو جائیں تب تو نفس و شیطان سے نجات حاصل کر لے گا اور تجھے کوئی غم نہ ہوگا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ O (سورۃ یونس۔62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

دوسرگروہ وہ ہے جو قید و تسخیر کرنے کے لیے دعوت پڑھتے ہیں تاکہ لوگ ان کی طرف رجوع کریں۔ وہ انہیں کشف و کرامات دکھاتے ہیں۔ بعض دستار پہنے خود پسندی و خود پرستی کے باعث سجادگی اور طالب مرید بنانے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن طمع کے باعث دنیا کے مال و دولت کے پیچھے خوار ہو رہے ہوتے ہیں اور نام و ناموس اور عزو جاہ کے لیے شور مچاتے ہیں۔ وہ اہلِ بدعت ہوتے ہیں جو روضے اور خانقاہیں تو بنواتے ہیں لیکن حق تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہوتے ہیں اور اپنے فخر و غرور کے باعث اپنے آباؤاجداد کی ہڈیاں بھی بیچ دیتے ہیں۔ یہ بھی انانیت اور استدراج کا مقام ہے اور وہ جھوٹے ہیں۔ راہِ فقرِ محمدیؐ کا تعلق سیّد یا قریشی ہونے یا سہروردی، چشتی اور نقشبندی سلسلے سے تعلق رکھنے یا شہرت سے نہیں بلکہ اس کا تعلق اللہ کے عرفان سے ہے اللہ جسے چاہے عطا کرے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

یَا فَاطِمَۃُ لَا تَحۡزَنِیۡ عَلٰی اِنَّکِ بِنۡتِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اِعۡمَلُوۡا اِعۡمَلُوۡا

ترجمہ: اے فاطمہؓ! اس بات پر بے خوف مت ہو کہ تو رسولؐ اللہ کی بیٹی ہے بلکہ عمل کرو، عمل کرو۔

میری حجت قرآن ہے جبکہ جاہل کی حجت شیطان ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ O (سورۃ عبس۔34)

ترجمہ: اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔

لِكُلِّ امۡرِیٍٔ مِّنۡهُمۡ یَوۡمَئِذٍ شَاۡنٌ یُّغۡنِیۡهِ O (سورۃ عبس۔37)

ترجمہ: اس دن ہر شخص کو ایسی (پریشان کن) حالت لاحق ہوگی جو اسے (ہر دوسرے سے) بے پرواہ کر دے گی۔

بعض خوش نصیب ایسے ہیں جنہیں عرش سے تحت الثریٰ تک زمین و آسمان کے تمام طبقات اور مقامات کا نظارہ، غوثیت اور قطبیت کے مراتب اور لوحِ محفوظ کا دائمی مطالعہ حاصل ہوتا ہے لیکن یہ سب نجومی کے مراتب ہیں۔ یہ بھی مقامِ انانیت اور استدراج ہے اور وہ جھوٹے ہیں۔

اولیا و درویش فقیر کے لیے کرامت کسی کو اسمِ اللہ ذات سے آشنا کر دینا، توحیدِ ذات میں غرق کر دینا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف کر دینا ہے۔ استقامت بہتر ہے کرامت و مقامات سے۔ قول و فعل میں ہر قدم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع میں ہونا چاہیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے وہ مخلوق کے ساتھ لذت نہیں پاتا۔

اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ

ترجمہ: طالب مرشد کے ہاتھ میں ایسے ہوتا ہے جیسے غسال کے ہاتھ میں میت۔

ثَلٰثٌ يَشْفَعُوْنَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَشَفَاعَتِ الْاَنْبِيَآءِ اَلشُّهَدَاءُ وَ الْاَوْلِيَاءُ الْكَامِلِ وَ الْخَادِمِ

ترجمہ: تین طرح کے لوگ قیامت کے روز انبیا کی شفاعت کے حقدار ہوں گے؛ شہدا، اولیا کاملین اور (ان کے) خادم۔

سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ

ترجمہ: قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔

وعظ و نصیحت کی راہ اور ہے، علمِ فضیلت و دانشمندی کی راہ اور ہے، حق کو پسند کرنے والے عارف باللہ کی راہ اور ہے۔

بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ور نہ باشد پسند خلق چہ باک

ترجمہ: جو خالق کو پسند آجائے وہ اگر مخلوق کو نہ بھی پسند ہو تو کیا ڈر۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ (سورۃ آلِ عمران۔18)

ترجمہ: اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور فرشتوں اور علم والوں نے بھی (گواہی دی)۔

محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا:

اَلْاُنْسُ بِاللّٰهِ وَ الْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَيْرِ اللّٰهِ (الرسالۃ الغوثیہ)

ترجمہ: جو اللہ کے ساتھ اُنس رکھتا ہے وہ غیر اللہ سے وحشت کھاتا ہے۔

ولی تین قسم کے ہیں اوّل ولی دنیا جو ظلِ اللہ کی مانند ہیں۔ دوم ولی عقبیٰ جو کہ زاہد، عابد اور اہل اللہ ہیں۔ اہلِ اللہ وہ ہوتے ہیں جن میں ظلِ اللہ کی تمام صفات موجود ہوں اور وہ مخلوقِ خدا کے لیے سکون کا باعث ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ

ترجمہ: لوگوں میں بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو نفع پہنچائے۔

سوم ولی اللہ جو فنا فی اللہ فقیر ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (سورۃ البقرہ۔257)

ترجمہ: اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ وہ انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔

اسمِ اللہ ذات موتی کی مثل ہے اور موتی کو کتے کے منہ میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ اگر تو کتے کے منہ میں ڈالنا چاہتا ہے تو اس کتے کو ایسا بنا جیسے اصحابِ کہف کا کتا تھا۔ جاننا چاہیے کہ وحدتِ حق تعالیٰ سمندر کی مثل، تصور اسم اللہ ذات موج کی مثل اور طالب بلبلے کی مثل ہے۔ جب موج بلبلے کو سمندر کے پانی میں غرق کرتی ہے تو وہ بلبلہ، موج اور سمندر کا پانی ایک ہو جاتے ہیں جس طرح

انگارہ اور آگ ایک ہوتے ہیں۔ بندے اور خدا کے درمیان حجاب یہی دنیا ہے۔ جو شخص اپنے دل میں دانہ برابر بھی دنیا کی محبت رکھتا ہوگا تو زمین پر موجود تمام اولیا اللہ میں سے کوئی بھی اسے راہِ حق پر نہیں چلا سکتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

ترجمہ: ترکِ دنیا ہر عبادت کی بنیاد ہے اور حبِ دنیا ہر برائی کی بنیاد ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ O (سورۃ الاعراف۔31)

ترجمہ: کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو۔ بیشک وہ (اللہ) فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہ آیت وجود کے متعلق ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پاس مال اور اجناس نہیں رکھتے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: مفلس اللہ تعالیٰ کی امان میں ہوتا ہے۔

بیت:

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ
آب چندان مخور کہ ریگ نہ

ترجمہ: تُو گلے تک بھر کر مت کھا کیونکہ تو دیگ نہیں ہے اور نہ ہی اس قدر پانی پی کیونکہ تو ریت نہیں ہے۔

فنا فی اللہ فقیر وہ ہوتے ہیں جو کھانا تو اس جہان (دنیا) کا کھاتے ہیں لیکن کام اُس جہان (آخرت) کے کرتے ہیں۔ ان کا کھانا مجاہدہ اور ان کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ارشاد فرمایا:

تَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ (صحیح بخاری۔3569)

ترجمہ: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

جاننا چاہیے کہ علما اوران کے علم کا آغاز حرفِ عین سے ہے۔ درحقیقت وہ عین ذات دیکھتے ہیں۔ مادرزاد اندھا اللہ کو کیسے دیکھ سکتا ہے! یقین فقر سے حاصل ہوتا ہے اور فقر فقہ سے بالاتر نہیں۔ فقہ وہ ہے جو فقر کے مطابق ہے۔ اگر یہ ایک دوسرے کے مخالف ہوں تو اس میں بھی کوئی حکمت ہے۔ ہر وہ شخص بے عقل ہے جو دولتِ دنیا کی جدوجہد میں رہتا ہے۔ حقیقت کی ایک شکل اور ذائقہ ہوتا ہے جسے حقیقی علما ہی چکھتے ہیں اسی بنا پر وہ صاحبِ عظمت ہوتے ہیں۔ ان کے ادب کا خاص خیال رکھ کیونکہ ان کی نگاہ حق پر ہوتی ہے۔ دنیا کے مال اور نذر و نیاز سے اللہ کی خاطر ان کی تواضع اور خدمت کر ورنہ ان پر اس قدر رحمتِ الٰہی ہے کہ ان کی ایک قطعی حجت ہی کافی ہوگی جو ایسے اسباب پیدا کردے گی جس کے باعث تو ہلاک ہو جائے گا۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق علمائے عامل وہ ہیں جو ریاکار نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ رشوت اور مردار دنیا کے مال و دولت کے طلبگار ہوتے ہیں۔ جو مردار کھاتا ہے وہ خدا کا خوف نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ اس چیز سے خوفزدہ ہوتا ہے جس سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔ علم کا تعلق عمل سے ہے نہ کہ تدریس سے۔ جو علم بدعتی بنادے اور حق کے خلاف کرنے لگے تو ایسے شخص کو عالم نہیں کہہ سکتے۔ وہ شیطان کی مثل خدا سے بہت دور ہے۔ کیونکہ شیطان بھی عالم فاضل، زاہد اور عابد تھا اب وہ راہزن بن کر مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ میں اس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

جو عالم دنیا کی طلب کرتا ہے بیشک دین اس کے ہاتھ سے چلا جاتا ہے اور وہ حج و زکوٰۃ کا منکر ہو

جاتا ہے۔ دنیا طلب کرنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے خلاف ہے۔ جو فقیر دنیا کی عزو جاہ کا طلبگار ہو اگرچہ وہ ظلِ اللہ بادشاہ کا مقرب ہو وہ گمراہ ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا نفس خواہشاتِ نفسانی کے باعث ناپاک ہو چکا ہے۔ فقیر فقر سے بنتا ہے اور مست ہاتھی کی طرح رہتا ہے۔ بزرگوں کو لذت پرستوں کی صحبت راس نہیں آتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْفَقْرُ نُوْرٌ وَ الْوَجْهُ فِي النُّوْرِ

ترجمہ: فقر ایک نور ہے اور اس کی صورت بھی نور ہے۔

صورتِ فقر سر سے قدم تک ہر خواہش کو ختم کر دیتی ہے اور طالب اشتغالِ اللہ میں مشغول ہو جاتا ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت اختیار کی تو انہوں نے کشتی میں سوراخ کر دیا، شکستہ دیوار کو تعمیر کر دیا اور بچے کو قتل کر دیا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ (سورۃ الکہف۔78)

ترجمہ: (خضر علیہ السلام نے) کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی (کا وقت) ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ

ترجمہ: نیکوکاروں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ ہیں۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کو گیارہ سو سال گزر جائیں گے تو ہر کوئی (باطنی طور پر) ہلاک ہو جائے گا سوائے ان کے جو اشتغالِ اللہ میں مشغول صاحبِ وصال ہیں۔ کیونکہ وہ قیامت اور ابدالآباد تک تمام آفات اور دجال سے امان میں ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ (سورۃ محمد۔38)

ترجمہ: اور اللہ غنی ہے اور تم سب محتاج ہو۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

فقر میں مکمل ہونا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرتبہ ہے جبکہ دنیا میں مکمل طور پر غرق ہونا فرعون کا مرتبہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیروکاروں کو فرعون کے پیروکاروں کی صحبت راس نہیں آتی۔ ابیات:

ہر کرا مرشد نباشد پیشوا
این رسالہ بس بود رہبر خدا

ترجمہ: جسے راہنمائی کے لیے مرشد نہ مل رہا ہو تو یہ کتاب اس کے لیے اللہ کی طرف کامل راہنما ہے۔

در مطالعہ دار دائم اہل دین
عارفی فی اللہ شوی حق الیقین

ترجمہ: اس کتاب کو ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رکھ تاکہ تو اہلِ دین بن جائے۔ پھر تو حق الیقین کا حامل فنا فی اللہ عارف ہو جائے گا۔

اگرچہ طالب ہزاروں بلکہ بیشمار ہوتے ہیں مگر فنا فی اللہ فقیر طالبِ مولیٰ ایک ہوتا ہے اور وہ اللہ کے ساتھ یکتا ہوتا ہے۔ جو ظاہری حواسِ خمسہ کو بند نہیں کرتا اس کے باطنی حواس نہیں کھلتے۔ ایک قدم ازل میں رکھ اور دوسرے قدم میں خواہشاتِ نفس سے نجات پا لے تب تو فنا فی اللہ عارف بن کر اللہ سے وصال پا لے گا۔ جس نماز اور ذکر میں غیبی آواز یا دل کی کامل دلیل یا وھم سے نمازی یا ذاکر کو جواب باصواب نہیں ملتا اور وہ لَبَّیْكَ یَا اَسْعَدَ عَبْدِیْ (اے میرے نیک بندے میں حاضر ہوں) کی آواز اپنے کانوں سے نہیں سنتا تو اسے نماز اور ذکر نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ سمیع، بصیر، علیم، حیّ اور قیوم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ (سورۃ الحدید۔4)

ترجمہ: اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (سورۃ ق۔16)

ترجمہ: اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

وہ بے نیاز ضرور ہے لیکن بت نہیں کہ بت پرستی کی جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

ترجمہ: حضورِ قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

اسی کے متعلق حدیثِ قدسی میں فرمایا گیا:

اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ (مشکوٰۃ۔2285)

ترجمہ: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور (ذکر کرنے کے لیے) اپنے ہونٹوں کو ہلاتا ہے۔

اگر فقرِ محمدی کی اس باطنی راہ میں دلیل، وھم، الہام یا مشاہدہ حاصل نہ ہوتا تو اس راہ پر چلنے والے سب لوگ گمراہ ہو کر کافر، مشرک اور مردود ہو جاتے۔ ہر وہ راہ جسے شریعت ردّ کرے وہ کفر کی راہ ہے۔ جان لو کہ شریعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت اور پیروی کو کہتے ہیں۔ کامل پیر و مرشد وہ ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع و پیروی کرواتے ہوئے طالبِ مولیٰ کو اس جگہ پہنچا دے جس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پہنچے۔ یہ سنتِ عظیم اور صراطِ مستقیم ہے جو اسمِ اعظم کی برکت سے طے ہوتی ہے اور اس کی بدولت طالب کا وجود بھی عظیم ہو جاتا ہے۔ جو مرشد اس مرتبہ پر نہیں پہنچا تا وہ خام و ناقص اور ایمان کے لیے خلل ہے۔ جاہل طالب شیطان کی مثل ہوتا ہے۔

فنا فی اللہ عارف باللہ مرشد وہ ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کو اسمِ اللّٰہ ذات کے وسیلہ سے مجلسِ

محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پُر نور حضوری سے مشرف کر دیتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کا نصیب اور خطاب دلواتا ہے اور اپنا نام بھی نہیں آنے دیتا۔ وہ جس کسی کو نوازتا ہے ایک ہی نظر میں اس کا مرتبہ اپنے برابر کر دیتا ہے۔ وہ صاحبِ خلق ہوتا ہے جیسا کہ حدیثِ مبارکہ ہے:

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: اللہ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ۔

صاحبِ توفیق مرشد وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ ہر طالبِ مولیٰ کا رفیق رہتا ہے اگرچہ طالب ہزاروں یا بیشمار ہوں جس طرح آفتاب طلوع ہو کر ہر ذرے کو چمکا دیتا ہے۔ نہ ذرّہ آفتاب سے جدا ہے اور نہ آفتاب ذرّہ سے جدا ہے اسی طرح مرشد اور طالب اللہ کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ عارف باللہ مرشد وہ ہے کہ اگر طالب سے گناہِ کبیرہ سرزد ہو جائے تو مرشد کو فوراً خبر ہو جائے۔ مرشد کامل وہ ہے کہ اسی وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش ہو کر طالب کے گناہ کے متعلق التماس کرے اور طالبِ مولیٰ کا گناہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معاف کروا لے۔ یا پھر مرشد لوحِ محفوظ کو اپنے مطالعہ میں لے آئے۔ جس جگہ طالبِ مولیٰ کا گناہ لکھا ہو اپنی انگلی سے وہ گناہ مٹا دے اور گناہ کی جگہ ثواب لکھ دے۔ گناہ کو محو کرنے کی تاثیر کی بدولت طالبِ مولیٰ پشیمان ہو کر گناہ سے تائب ہو جائے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ (ابنِ ماجہ۔4250)

ترجمہ: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

جو مرشد ایسی صلاحیت اور قوت نہ رکھتا ہو وہ لائق ارشاد نہیں ہے۔ طالبِ مولیٰ کو اس سے تلقین نہیں لینی چاہیے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَ السَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی (سورۃ طٰہٰ۔47)

ترجمہ: اور اس شخص پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

اہلِ روایت وہ ہیں جو اہلِ ہدایت کی طلب میں ہوں۔ جب قیامت قائم ہوگی، اہلِ دنیا قبروں سے نکلیں گے تو ان کی پشت قبلہ کی طرف، چہرہ سیاہ اور گردن میں لعنت اور ظلم کا طوق ہوگا، ان کے وجود پر سانپ، بچھو اور شہد کی مکھیاں لپٹی ہوں گی۔

مرشد کامل وہ ہے جو ہر کسی کو اللہ کی طرف لے کر جائے اور انہیں اہلِ دنیا کا مقام دکھا دے تاکہ طالبِ مولیٰ کا دل دنیا اور اہلِ دنیا سے سرد ہو جائے۔ فقیری کی طلب وہ کرتا ہے جسے خود اللہ طلب کرتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے خود اپنی مجلس سے مشرف فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَآءِ

ترجمہ: فقرا کی محبت اخلاقِ انبیا میں سے ہے۔

حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

ترجمہ: فقرا کی محبت جنت کی چابی ہے۔

دنیا کی طلب وہی کرتا ہے جسے فرعون طلب کرے اور وہ فقر، اللہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے محروم رہتا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ دنیا کیا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلدُّنْیَا مَنَامٌ وَ الْعَیْشُ فِیْهَا اِحْتِلَامٌ

ترجمہ: دنیا نیند (کی مثل) ہے اور اس میں عیش و عشرت احتلام (کی مثل) ہے۔

جاننا چاہیے کہ روزِ حشر جب ارواح قبروں سے نکل کر میدان میں کھڑی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ قاضی ہوگا، حساب سے خلاصی پا کر لوگ پل صراط سے گزریں گے، جو لوگ جنت میں پہنچیں گے وہ سب اللہ کے دیدار کے طلبگار ہوں گے (اور کہیں گے):

رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ (سورۃ الاعراف۔143)

ترجمہ: اے ربّ! مجھے (اپنا جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار کرلوں۔

اللہ تعالیٰ سوئی کے سوراخ جتنی آتشیں تجلی ستر آہنی پردوں میں لپیٹ کر ان کی طرف ڈالے گا۔ کل و جز کی ہر شے بے خود ہو کر سالہا سال تک پڑی رہے گی۔ لیکن جو مجلسِ محمدیؐ سے مشرف ہوں گے وہ محفوظ رہیں گے دیگر ہر شے اسی آتشیں نور کے باعث جل کر خاکستر ہو جائے گی۔

بیت:

ہر کہ اینجای ندید اُو آنجا کجا
کور مادر زاد کی بہ بیند لقا

ترجمہ: جس نے اس جگہ (یعنی دنیا میں) دیدار نہ کیا وہ وہاں (یعنی آخرت میں) کیسے کرے گا۔ مادر زاد (باطنی طور پر) اندھا کیسے دیدار کر سکتا ہے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (سورۃ بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: اور جو اس دنیا میں (دیدار سے) اندھا رہا پس وہ آخرت میں بھی (دیدار سے) اندھا رہے گا۔

حضرت امامِ اعظم امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے دنیا میں ستر مرتبہ خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔ خواب میں انسان خود سے غافل ہوتا ہے لیکن جس خواب میں جواب باصواب حاصل ہو اور خاص لقائے ربّ العالمین کا شرف عطا ہو وہ خوابِ غفلت نہیں ہوتا۔ انہیں دیدار کو برداشت کرنے کی طاقت حاصل ہوئی اور انہوں نے خاتم النبیین کا کلام سنا۔ فنا فی اللہ فقیر عارف باللہ جو دنیا میں دائمی وصال اور حضوری سے مشرف رہتا ہے وہ آخرت میں بھی نورِ ذات سے مل جائے گا کیونکہ نورِ الٰہی کی بدولت اسمِ اللہ ذات کی آتش اس قدر تیز ہے کہ اس کے سامنے دوزخ کی آگ بھی سرد ہے۔ عارفین کے سینوں پر اسمِ اللہ ذات نقش ہوتا ہے جس کے نور میں ان کا سینہ ایسے جل رہا ہوتا ہے جس طرح خشک لکڑی آگ میں جلتی ہے۔ جس نے بھی دونوں جہانوں میں دوست (اللہ) کی جاودانی صحبت کی سعادت پائی فقیر عارف باللہ کی کرم نوازی سے پائی۔ طالبِ دنیا اور اہلِ دنیا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس سے دنیا و آخرت میں محروم رہتے ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان سے مردار، ناپاک اور نجس دنیا کی بو آتی تھی اسی لیے صدیق اہلِ دنیا سے رُخ موڑ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (سورۃ الکہف۔28)

ترجمہ: آپ کی نگاہیں ان (طالبانِ مولیٰ) سے نہ ہٹیں۔ کیا آپ دنیاوی زندگی کی آرائش چاہتے ہیں۔

اگر تُو اللہ تعالیٰ کو چاہتا ہے تو ہر چیز کو بھلا دے، تیرے لیے اسمِ اللہ ذات ہی کافی ہے جو ماسویٰ اللہ ہر شے پر خطِ تنسیخ کھینچ دے گا۔ عارف باللہ فقیر ہر گھڑی مختلف مقام پر اور ہر لمحہ مختلف مرتبہ پر ہوتا ہے۔ عارف باللہ جب دعوت پڑھتا اور دعا کرتا ہے تو وہ ایک دم پوری ہو جاتی ہے کیونکہ قبور پر دعوت پڑھنا (کامل) انسان کا عمل ہے۔ تمام زمین و آسمان میں موجود کل ارواح اور مؤکل اس کے حکم و قید میں ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِى الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے معاملات میں پریشان ہو جاؤ تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لو۔

جو ایسی دعوت پڑھنا شروع کرتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم اس کے غلام بن جاتے ہیں جب تک اس کا کام پورا نہ ہو۔ یہ دعوت پلک جھپکنے میں اللہ تک پہنچا دیتی ہے۔

بیت:

شہسوارم شہسوارم شہسوار
غوث قطب مرکب اند تہ زیر بار

ترجمہ: میں شہسواروں کا شہسوار ہوں۔ غوث و قطب میری سواری اور میرے زیر بار ہیں۔

دعوت کے دوران فقرا کی دعا فوراً قبول ہو جاتی ہے کیونکہ فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔ وہ غوث،

قطب، درویش، فقیر یا کسی غازی کی قبر پر اپنی تلوار کی مثل زبان سے دعائے سیفی پڑھتے ہیں اور ایک دم میں بارگاہِ پروردگار سے اپنا مقصود پا لیتے ہیں۔ یہ راہ شجاعت مندوں اور جانثار مردوں کی راہ ہے۔ انہیں ریاضت و چلہ کرنے، جانوروں کا گوشت کھانا ترک کرنے کی کیا ضرورت؟ وہ صاحبِ دیدار ہیں نہ کہ صاحبِ انتظار۔

نظم:

ہر کہ با ھُو دم کشد جان چاک چاک
از اسم با ھُو متصل باھُوؒ چہ باک

ترجمہ: جو اسمِ ھُو کے ساتھ سانس لیتا ہے اس کی جان پارا پارا ہو جاتی ہے۔ باھُوؒ اسمِ ھُو کے ساتھ وصال پا چکا ہے اسے کیا خوف!

باھُوؒ! ب اسم الف از اسم او
ہر چہ باشد غیر ھُو از دل بشو

ترجمہ: ھُو کے ساتھ ب اور الف ملانے سے باھُو کا نام بنتا ہے۔ ھُو کے علاوہ جو بھی ہے اسے دل سے دھو ڈال۔

ھُو ہویدا میشود روشن ضمیر
واوٗ وحدت میکشد فی اللہ فقیر

ترجمہ: ھُو جب وجود میں ظاہر ہو جاتا ہے تو وہ روشن ضمیر بنا دیتا ہے اور وحدت کی طرف لے جا کر فنا فی اللہ فقیر بنا دیتا ہے۔

باھُوؒ ھُو گشت تو در جسم جان
باھُوؒ بہر مشکل یا ھُو بخوان

ترجمہ: ھُو باھُوؒ کا جسم و جان بن گیا ہے۔ وہ ہر مشکل میں یا ھُو پڑھتا ہے۔

اسم اعظم باھُوؒ از ھُو بجو

ھُو حقیقت سرّ سرّی بکس مگو

ترجمہ: باھُوؒ ھُو سے اسمِ اعظم پاتا ہے۔ ھُو ہی اسرارِ حقیقت کھولتا ہے۔ ان اسرار کو کسی سے بیان مت کر۔

ھُو کلید جنت است و از لامکان

ذاکر ھُو کم بود اندر جہان

ترجمہ: ھُو کا ذکر جنت کی کلید ہے اور اس کا تعلق لامکان سے ہے۔ ھُو کا ذکر کرنے والے اس جہان میں بہت کم ہیں۔

ہر کہ باترتیب ذکر ھُو کشد

عارف باللہ آن بی شک شود

ترجمہ: جو کوئی اصل طریقہ سے ذکرِ ھُو کرتا ہے بلاشبہ وہ عارف باللہ بن جاتا ہے۔

باھُوؒ ھُو آتش سوزد بہ تن

نفس کافر را بسوزی جان من

ترجمہ: باھُوؒ! ذکرِ ھُو کی آتش وجود کو جلا دیتی ہے۔ اس لیے جانِ عزیز! تو اپنے کافر نفس کو جلا دے۔

باھُوؒ ھُو ذکر باشد لازوال

و از ذکر ھُو حاصل شود قرب وصال

ترجمہ: باھُوؒ! ذکرِ ھُو لازوال ہے۔ ذکرِ ھُو سے ہی اللہ کا قرب اور وصال نصیب ہوتا ہے۔

ہر کہ از ھُو بی خبر اُو گاوٗ خر

ز ھُو ہویدا میشود زیر و زبر

ترجمہ: جو ذکرِ ھُو سے بے خبر ہو وہ بیل اور گدھے کی مثل ہے۔ اسی ذکر سے زیر و زبر کی ہر شے

منکشف ہوتی ہے۔

ھُو ہدایت می شود از ہر مقام

ھُو حیاتی جن و انس و خاص و عام

ترجمہ: ذکرِ ھُو ہر مقام پر ہدایت عطا کرتا ہے اور ھُو سے ہی جن وانس اور ہر خاص وعام کی زندگی ہے۔

آن صفت صانع کہ باشد ھُو حیات

ہر کہ با ھُو محرم است آن شد نجات

ترجمہ: جو ذکرِ ھُو سے حیاتِ جاودانی پالے وہ 'صانع' کی صفت کا حامل ہو جاتا ہے۔ جو ھُو کا محرم ہو جائے وہ ہر غم سے نجات پالیتا ہے۔

ھو بدان دو چشم چشم کشا

و از واوٗ وحدت بُرد دری کبریا

ترجمہ: ھُو کی ھ کو دو آنکھوں کی مانند سمجھ جو باطن کی آنکھ کو کھول دیتی ہیں۔ ھُو کی واوٗ وحدتِ کبریا تک لے جاتی ہے۔

ھُو حیاتی میدہد ہر مردہ دل

ہر کہ از ھُو بیخبر آن روی خجل

ترجمہ: ذکرِ ھُو ہر مردہ دل کو زندگی بخش دیتا ہے۔ جو ذکرِ ھُو سے بے خبر ہو وہ شرمندہ چہرے والا ہوتا ہے۔

از ذاکر ھُو طلب کن دو سہ گواہ

ترک دنیا حرص حسد و عزّ و جاہ

ترجمہ: ذاکرِ ھُو سے دو یا تین گواہ طلب کر۔ یعنی دنیا، حرص وحسد اور عز و جاہ کی خواہش کو ترک کرنا۔

باھُوؒ ھُو بتوی با تو ھُو

از ذکر ھُو فریاد در دل بہر سُو

ترجمہ: اے باھُوؒ! ھُو تیرے ساتھ ہے اور تُو ھُو کے ساتھ ہے۔ ذکرِ ھُو سے ہر لمحہ دل میں اللہ کے لیے فریاد کر۔

مرد آن باشد ز ھُو پردہ کشا

بر ترا زو ز عرش ببرد کبریا

ترجمہ: مرد وہ ہوتا ہے جو تیرے اور ھُو کے درمیان سے حجاب ہٹا دے۔ پھر تجھے عرش سے اوپر وحدتِ کبریا تک لے جائے۔

ہر کہ با کبر است لعنت باد او

از ریا و کبر زان بیزار شو

ترجمہ: جو متکبر ہو اس پر لعنت ہوتی ہے۔ ریا و تکبر سے بیزار ہو جا۔

باھُوؒ! بہر از خدا رہبر نما

ہر ہوا زیر پا تو بر ہوا

ترجمہ: اے باھُوؒ! خدا کی خاطر راہنمائی فرما۔ (اے طالب!) ہر خواہش کو قدموں تلے روند دے تب تو بلندی کی طرف جائے گا۔

تو نمیدانی حقیقت راہ دین

لعنت بر نغمۂ مطرب لعین

ترجمہ: تو راہِ دین کی حقیقت سے آگاہ نہیں۔ لعنت ہو ان گانا گانے والوں پر۔

ہر کہ شد یار محبت با نظر

آن نظر ہرگز نہ بیند سیم و زر

ترجمہ: جس کی نظر یار کی محبت پر ہو وہ سونا و چاندی کی طرف بالکل نہیں دیکھتا۔

ھُو بدریائیست زان ای عظیم
دُرّ نور احمدؐ است وحدت قدیم

ترجمہ: ھُو قدیم وحدت کا ایک عظیم سمندر ہے۔ اس میں نورِ احمدیؐ کا موتی ہے۔

از قبر باھُوؒ برآید ھُو حق بنام
واصلان را ختم فقرش از ھُو تمام

ترجمہ: باھُوؒ کی قبر سے ھُو کی آواز آتی ہے۔ ذکرِ ھُو سے ہی فقر مکمل ہوتا ہے اور طالب واصل ہو جاتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سورۃ البقرہ۔255)

ترجمہ: اللہ (ھُو) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

❁ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ (سورۃ الاعراف۔187)

ترجمہ: اسے (یعنی ہر امر کو) اپنے (مقررہ) وقت پر اس (ھُو) کے سوا کوئی ظاہر نہیں کرے گا۔

❁ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سورۃ الحشر۔22)

ترجمہ: وہی (ھُو) اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

ابیات:

خواندن یاھُو و در چشم خواب
نام باھُوؒ چیست یعنی گنج وہاب

ترجمہ: یاھُو کا ذکر سوتے جاگتے کر۔ باھُوؒ کے نام کو الٹا پڑھا جائے تو یہ 'وہاب' بنتا ہے یعنی باھُوؒ بن مانگے خزانے دینے والا ہے۔

ہر کہ خواہد گنج دنیا از وہاب
درمیان یک ہفتہ گردد اُو خراب

ترجمہ: جو وہاب سے دنیا کے خزانے طلب کرتا ہے وہ ایک ہفتہ میں خراب حال ہو جاتا ہے۔

باھُوؒ را یاھُو بدان یاھُو بخوان
از خواندنی یاھُو شود سرّ عیان

ترجمہ: باھُوؒ ذکرِ یاھُو کو سمجھتا اور پڑھتا ہے۔ ذکرِ یاھُو سے ہی اسرار عیاں ہوتے ہیں۔

باھُوؒ! مکانی چیست آہ سوز درد
غیرِ حق ھُو سوخت ماند حق بفرد

ترجمہ: اے باھُوؒ! مکان کیا ہے؟ جہاں سوز و درد سے آہیں نکلتی ہیں۔ ھُو کے سوا غیرِ حق کو جلا دے اور حق کے ساتھ تنہا رہ۔

باھُوؒ ھُو مکانی چیست ملکی لامکان
نیست آنجا اسم جسم و جان

ترجمہ: اے باھُوؒ! ھُو کا مکان کونسا ہے؟ اس کا مکان لامکان ہے۔ جہاں نہ اسم ہے، نہ جسم اور نہ جان۔

باھُوؒ ھُو نور است قرب باحضور
باھُوؒ را یاھُو برد وحدت غرق نور

ترجمہ: باھُوؒ! ھُو حضوری اور قرب کا نور ہے۔ باھُوؒ کو ذکرِ یاھُو نے وحدت تک لے جا کر نور میں غرق کر دیا۔

باھُوؒ پیری راستی راست دین
گنج نگردد راستی بر کسب مین

ترجمہ: باھُوؒ دینِ راست کا حامل سچا پیر ہے۔ جھوٹ کے کسب پر سچے خزانے نہیں ملتے۔

بی یقین شرمندہ شیطان مرید

تو نمیدانی کہ باھُوؒ بایزیدؒ

ترجمہ: بے یقین شرمندہ اور شیطان کا مرید ہوتا ہے۔ تو نہیں جانتا کہ باھُوؒ بایزیدؒ کی مثل ہے۔

از قبر باھُوؒ ھُو برآید بحق نام

فقر را ختم است آخر ھُو تمام

ترجمہ: باھُوؒ کی قبر سے ذکرِ ھُو جو کہ نامِ حق ہے' کی آواز آتی ہے۔ جب فقر مکمل ہو جاتا ہے تو آخر میں ھُو ہی رہ جاتا ہے۔

ہر کہ وقتی صبح دم از یاد حق بیدار نیست

او محبت را نشاید لائق دیدار نیست

ترجمہ: جو صبح کے وقت یادِ حق کے لیے بیدار نہیں ہوتا اس کی محبت اس لائق نہیں کہ اسے دیدار حاصل ہو۔

خفتہ باشد ہمچون حیوان عمر خود ضائع کند

گنج را دزدی برد چون پاسبان ہوشیار نیست

ترجمہ: وہ جانوروں کی مثل سویا رہتا ہے اور اپنی ساری عمر ضائع کر لیتا ہے۔ اگر محافظ ہوشیار نہ ہو تو خزانے کو چور لے جاتے ہیں۔

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانیؒ

کہ یکدم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانیؑ

ترجمہ: پس تیس سال (کی ریاضت) کے بعد خاقانیؒ پر یہ راز کھلا کہ ایک دم میں اللہ سے واصل ہونا ملکِ سلیمانیؑ سے بہتر ہے۔

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ با ز خود نمی مانی

دم نامحرم است آنجا غلط گفت خاقانیؒ

ترجمہ: اس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق ہو کہ تجھ میں کچھ بھی باقی نہ رہے۔ خاقانیؒ نے غلط کہا ہے کیونکہ وحدت کے مقام پر دم بھی نامحرم ہے۔

بسی صد سالہا باید شود فی اللہ جان فانی

نہ آنجا دم قدم گنجد نہ ملک سلیمانیؑ

ترجمہ: جو فنا فی اللہ ہو جائے وہ صدیوں تک اسی حالت میں رہتا ہے۔ اس مقام پر نہ دم قدم کی رسائی ہے نہ ملکِ سلیمانیؑ کی۔

تَمّتْ بِالْخَیرِ

عین العارفین

(فارسی متن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَیۡسَ فِی الدَّارَیۡنِ اِلَّا ھُوۡ ط

درود بر سید السادات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واہل بیتؓ واصحاب اجمعین۔

امابعد میگوید مصنف تصنیف موافق نص حدیث سروری قادری بندہ فقیر باھُوؒ ولد بازیدؒ عرف اعوان ساکن قرب جوار قلعہ شورکوٹ در زمان محی الدین غلام محمد متابعت علم الیقین شریعت شرف راسخ الدین شاہ اورنگ زیب بادشاہ اسلام را جمعیت باد تا ابد الآباد بحرمت نون والصاد۔ این کتاب را عین العارفین نام نہادہ و محک المحققین خطاب دادہ شد۔

اَللّٰہ لِلّٰہ لَہٗ ھُوۡ

بدانکہ این چہار اسم بمثل مفتاح است و ہر دو جہان قفل صاحب کلید باید کہ این قفل کل و جز را بکشاید نہ صاحب تقلید۔ این اسم اللّٰہ بمثل معمّٰی است و این معمّٰی را ہیچ کس نتواند کشود جز صاحبِ اسم مسمّٰی۔ برزخ اسم اللّٰہ مقام الوہیت عارف باللہ را حاصل صاحب واصل گردد۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ واز برزخ اسم لِلّٰہ تعالیٰ مقام لاہوت عارف باللہ را حاصل واصل گردد۔ از برزخ اسم لَہٗ مقام لامکانی حاصل عارف باللہ واصل۔ واز برزخ اسم ھُو مقام احدیت عارف باللہ را حاصل واصل گردد۔ این چہار اسم اللّٰہ بمثل آئینہ۔ مرشد عارف باللہ آنست کہ آنچہ فی الدنیا والآخرۃ صحبت بہر انبیا، اصفیا، اولیا، مقامات درجات طبقات مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غرق وحدانیت ہریکی را مشاہدہ می نماید درین اسم اللّٰہ آئینہ، ہر آئینہ ظاہر و باطن تحقیق کند معائنہ۔ چون تصور برزخ اسم اللّٰہ در دماغ بہ بیند صاحب سرّ اسرار گردد۔ واز مشاہدۂ وحدانیت غافل نباشد و خاصیت تاثیر اسم اللّٰہ خواب ہرگز ندہد۔ و برزخ اسم لِلّٰہ بر دل تصور نقش کند روشن ضمیر صاحب نظیر عاقبت فنا فی اللہ فقیر۔ برزخ اسم لَہٗ در چشم تصور کند بر آن حجاب از چشم برخیزد۔ و بعد از ان برزخ اسم ھُو ہر دو چشم تصور کند۔ بر چشم بہ بیند از سر تا قدم جز لاسویٰ اللہ ہمہ سوختہ گردد۔ و صاحب سرمدی سرمست آن است کہ باللہ پیوست گردد۔ آدمی مشغول با اسم اللّٰہ انسان است۔ آدمی غافل از اللہ دیو شیطان است۔ حدیث قدسی: اَلۡاِنۡسَانُ سِرِّیۡ وَ اَنَا سِرُّہٗ قولہ تعالیٰ وَلَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ۔

ہر کہ غافل از خدا کافر یہود۔ حدیث قدسی: اِذَا ذَکَرۡتَنِیۡ شَکَرۡتَنِیۡ وَاِذَا نَسِیۡتَنِیۡ کَفَرۡتَنِیۡ

و ہر علمی علم تفسیر وعلم گیر وفقہ گیر۔ وعلم تاثیر علم دعوت تمام وعلم ذکر تمام وعلم فکر تُست انجام وعلم قرب حضور وصال وعلم کشف القبور، وعلم کشف الکرامات وعلم ملک، ملک، جن، دیو موکل وعلم کل طبقات مقامات وعلم ولایت عنایت النہایت وعلم اولیا فقر سلطان الفقرا از اسم اللّٰہ بخوان۔ ای خوش بدان اسم اللّٰہ با تو ماند جاودان۔ ہر کرا باشد از اسم اللّٰہ آگاہ، ہر زمان جان دیگر، سِرّ از الہ زان نقش بندی۔ بجز نقاش چون ہر چہ باشد لاسویٰ اللہ از دل بشو۔ ترک دنیا سِرّ عبادت اہل دین وحب دنیا اہل دل را لعین۔

ابیات:

سہ طلاقش داد دنیا را رسولؐ	ہر کہ دنیا درم داد اُو نا قبول
اسم اللّٰہ پاک با جیفہ کجا	اہل دنیا کی بود وحدت خدا
دین و دنیا ہر دو با دل راہ نیست	عارفان را طلب عز و جاہ نیست

قولہ تعالیٰ: مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَیۡنِ فِیۡ جَوۡفِہٖ۔ حدیث: اَلدُّنۡیَا مَلۡعُوۡنٌ وَمَا فِیۡھَا مَلۡعُوۡنٌ

ہر دو جہان در طے قلب است وقلب در طے اسم اللّٰہ است۔ اِنَّ الۡقُلُوۡبَ بَیۡنَ اُصۡبَعَیۡنِ مِنۡ اَصَابِعِ اللّٰہِ یُقَلِّبُھَا کَیۡفَ یَشَآءُ از ان باید کرد معلوم قلب کہ باسم اللّٰہ نہ بر خناس ساکن نہ خرطوم نہ بر وسوسہ خطرات شیطانی و نہ بر ہوا نفسانی مع اللہ عارف باللہ۔ بعد از ان بتصور اسم محمدؐ فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہر کہ باخاصیت اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را متصف شود ہر سخن او با نور محمدؐ بر آید۔ بعدہٗ برزخ تصور فنا فی فقر۔ از تصور فقیر سلکی با سلطان الفقرا و غریبی تواضع تمام روی دہد۔ قلب فقیر برزخ تصور الف فنا فی الف۔ از تصور شیخ اخلاص با شیخ وسودی در باطن ہر کجا کہ خواہد بعدہٗ سِرّ در دست آید۔

بدانکہ چون با تصور اسم اللّٰہ نقش اسم اللّٰہ بر دل نقش منقش گردد وخناس خرطوم از گرمی اسم اللّٰہ بسوزد و کدورت پردۂ شیطانی دل خلاص شود ودر نمود سویدا چشم دل واضح وروشن ازل آید۔ ہر دو جہان در آید نظر بیند باید شب و روز نفس خجالت وحیران وپریشان گردد۔ نفس را با مرشد جنگ وجدائی و بی اعتقادی خواہد۔ چرا کہ مرشد قصاب کشندہ نفس است۔ ودرین مقام طالب صادق را آنچہ اعتقاد ثابت قدم باید والا نہ طالب دید و اہل تصور۔

بیت:

ای باھُوؒ! ذکر حق باز ماند از ہوا	دم بدم معراج باشد باخدا
گر ترا باور نہ ای راہزن	لِیۡ مَعَ اللّٰہ بشنوی نبویؐ سخن

حدیث: لِیۡ مَعَ اللّٰہِ وَقۡتٌ لَا یَسَعُنِیۡ فِیۡہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرۡسَلٌ

از ہر قسم طالبی کہ طلب از اللہ تعالیٰ کند اول طلب پیر ومرشد کامل۔ کامل کرا گویند؟ مرشد کامل آنست کہ بی محنت و بی

مشقت و بی ریاضت بی مجاہدہ، بی ذکر فکر آنچہ مخلوقات موجودات ہژدہ ہزار عالم کل مقامات تماشہ نمودار بنماید و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدخل کند و باہر یکی اولیا، انبیا، اصفیا آنچہ فی الارض و السموات است حیات ممات دست مصافحہ کنانند وظاہر و باطن ۔حدیث: كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ

از راہ برزخ نقش اسم اللہ ذات تصور فنافی اللہ این است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔تصور اسم اللہ تاثیر گرمی از آتش سوختن وجود تمام وخواب حرام خوردن مجاہدہ وخواب مشاہدہ، ذکر مستی سکر جذب بی واسطہ جاری گردد ۔مستی ہوشیاری وخواب بیداری ۔تصور برزخ فنافی اللہ قلب از برزخ تصور اللہ را استغنا تمام و بی غم ۔ بلا کلام توکلت بشکر روی دید ۔ برزخ تصور فنافی ھُو نہ شب قرار، نہ روز آرام آید ۔یکم گام عشق محبت و رضای روی دید ۔قلب ھُو تصور ھُو ۔فقیر کہ صاحب حضور است آنرا نہ خواب و نہ خیال دائم الوصال صاحب تفکر یعنی جمال ۔حدیث: تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ طرفہ زدیکدم بگذرد سالہا ۔حدیث: تَفَكَّرُوْا فِيْ نِعْمَائِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ ۔ از ذات اسم اللہ ذکر اللہ ہیچ نعمت افضل تر نیست ۔شخصی را کہ در نماز یاد ذکر و یاد فکر خطرات رخ نماید یقین داند کہ ہنوز در دل اُو طلب دنیا است طلب مولیٰ ندارد ۔مرشد آنست کہ اوّل طالب را بی خطرات ذات نماید ۔ذات بمثل فرشتہ و خطرات بمثل سگ است دل بمثل خانہ ۔ حدیث: لَا يَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ الْكَلْبُ فکر نیز باید ۔ حدیث: لَذَّةُ الْاَفْكَارِ خَيْرٌ مِّنْ لَذَّةِ الْاَذْكَارِ حدیث: ذِكْرٌ بِلَا فِكْرٍ كَصَوْتِ الْكَلْبِ

باذکر دم بستن و حبس کردن و دل حبس ذکر این کار نامردان رسم کفار است ۔از ان طریقہ دور بیزار باشد ۔ہنوز مرشدیکہ در ریاضت خود رنج است نامحرم از گنج است آن گرسنگی ریاضت باطن دیگر است کہ نزدیک مردم سیر و نزدیک اللہ گرسنہ و نزدیک مردم اہل آب شرب و نزدیک اللہ تشنہ است ۔

بیت:

بادوست کنج فقر بہشت است و بوستان — بی دوست خاک برسر جاہ و تونگری
تا دوست درکنار نباشد بکام دل — از ہیچ نعمتی مزہ نیابد کہ می خوری
از دل برون کنم غم دنیا و آخرت — یا خانہ جای رخت بود یا خیال دوست

مرشد و طالب کامل مرشد را ہیچ کس و ہیچ گناہ نفس شیطان سلب نشود چنانچہ گناہ نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام وثواب حضرت خضر علیہ السلام در سورۃ کہف فی الواقع است ۔ برفقرای ظن بد نباید ایمان برد ۔حدیث: ظَنُّ الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا حرفی کہ برد بدوست کتاب جلد پوست نہ پراگند خطاب اوست ۔الف لام میم الحرفیست بلوح ۔خمر کہ ناظران مرشد صاحب نظرش مید ہندہ و طالب اللہ بشکر دل میخوانند حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حاصل و اصل گردد ۔

باید دانست کہ کشف کرامات کشف قلوب این ہمہ مقام ناسوتی است و طالب او ناسوت ۔ در فقر این مقام ابتدائی گو

زیانست واصلان نہ بحق راضی است ۔

حدیث: اَغْمِضْ عَيْنَيْكَ وَ اسْمَعْ فِيْ قَلْبِكَ يَا عَلِيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اقرار روزی کہ نیست جز موجود معبود کسی دیگر اللہ۔ پس جای دیگر امیدوار بودن وسوال کردن احتیاج بردن وازکسی ترسیدن موجب کفروشرک است ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گفتن دیگر است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شنیدن دیگر است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بودن دیگر است اگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ از جلالیت برزمین افتد ہمہ سوختہ نابود گردد۔

حدیث: كُلُّ الْعَالَمِيْنَ اَمْوَاتٌ اِلَّا الْعَامِلِيْنَ وَ كُلُّ الْعَامِلِيْنَ اَمْوَاتٌ اِلَّا الْخَائِفِيْنَ وَ كُلُّ الْخَائِفِيْنَ اَمْوَاتٌ اِلَّا الْمُخْلِصِيْنَ ط

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صدق داشت ۔ عاملون وبغفار زبان اگر تصدیق دل نباشد منافع نیست ۔ نزدیک اللہ تعالیٰ کہ غیب الغیب دان دل است ۔ اول آدمی را تحقیق کند کہ ظاہر صورت آدمی است و باطن صورت گاؤخر است ۔ حدیث: مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُ. آدمی آنست کہ بدل حب مولیٰ اگر آدمی داند۔

قولہ تعالیٰ: وَ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ط قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ط قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ط قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ط وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

بدانکہ فقر بمثل سیم وزر است وعلم علما بمثل صراف محک است ۔ ہر کہ باعلم علما جہد قلب کند راس ۔ وراس علما کرا گویند کہ دروخوی بوی خُلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد، غالب برنفس وروزگار دنیا شوم طمع ورد کند شیطان را۔ علم آنرا گویند کہ از و معرفت الٰہی معلوم برسد۔ بدانکہ درقرآن اللہ تعالیٰ دنیا را ہیچ جا عزت نداده ۔ قولہ تعالیٰ: يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○ قولہ تعالیٰ: اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ حدیث: اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ. حیاتی اونیک اعمال است چنانچہ پیغمبر علیہ السلام دنیا نداشت مزرعہ الاخرۃ بود۔ این مزرعہ در باب وجود سیاحت ۔ بدلی کہ حب اصحابان دنیا باشد و دوستی مولیٰ ندارد از ان دلی آتش دوزخ پیدا خواہد شد۔ نشان آتش دوزخ حرص است ۔ حدیث: حُبُّ الدُّنْيَا وَ الدِّيْنِ لَا يَسَعَانِ فِيْ قَلْبٍ وَاحِدٍ كَالْمَاءِ وَ النَّارِ فِيْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

فقر دو قسم است ۔ مُوْصِلُ وَ اَهْلِ مَحْرُوْبٌ سَلَكَ آنکہ سالک محروب بلکہ ایشان محتاج اند وفقر لا یحتاج ۔ حدیث: اَلْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ وکلی احتیاج اوست ۔ حدیث: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرِ الْمُكِبِّ فقر يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ مقام فقر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ. حدیث قدسی: طَالِبُ الدُّنْيَا مُخَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْعُقْبٰى مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلٰى مُذَكَّرٌ. قولہ تعالیٰ: مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى.

از ریاضتی کہ روز بروز مشاہدہ و راہ روان ترقی درجات و مقامات مجلس انبیا، اولیا، اصفیا نشود آن را ریاضت نتوان گفت بلکہ راہزن و عمر ضائع کنید۔ حدیث: اَلسُّکُوْتُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ۔

نمردیست علم قیل و قال سراسر سر دردیست وفقر تیغ ذکر عشق نفس را کشتن غزا او جوان مردیست۔ حدیث: رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰی جِهَادِ الْاَکْبَرِ

ابیات:

آن را کہ قضا ز خیل عشاق نوشت آزاد مسجد است فارغ از کنشت
دیوانہ عشق را چہ ہجران چہ وصال از خویش گوشہ را چہ دوزخ چہ بہشت

یک سخن اجازت بہتر است از ہزار۔ حدیث: اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ بمثل رابعہؒ باید و بایزیدؒ۔ حدیث: اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ وسوا مراتب اوقولہ تعالیٰ: وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ گردد بلکہ مرتبہ اوقولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ فقیر صاحب مالک الملک شود خطرات از دل محو۔ حدیث: لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

بیت:

در وجود نفس پلید جامہ پاک چہ سود در دل ہمہ شرک سجدہ بر خاک چہ سود

منشین بمجلس اہل بدعت و گمراہ۔ حدیث: اِسْمُ اللّٰهِ شَیْءٌ طَاهِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَكَانٍ طَاهِرٍ لَا یَدْخُلُ فِی النَّجَاسَةِ

طالب اللہ را باید کہ اول طلب پیر کامل کند۔ پیر کامل را چہ نشان است؟ کُنْ فَیَکُوْنُ او شانست۔ و طالب را دست ناقص گرفت تمام زیانست۔ مرشد کامل بمثل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و مرشد ناقص بمثل شیطان کہ راہزن طالبان عمر برباد و ضائع۔

ابیات:

گر بخواہی وحدتش با ہر مقام دست بیعت گیر از فقیر شو غلام
شد غلامش ہر کہ او را راہِ او ز عرش بالا گشت منزل جاہ او
شو فقیر، شو فقیر، شو فقیر دست گیر عاجزان دست گیر
باھُوؒ بد بر دوزخ نباشد ہیچ چیز با فقیر فی اللہ بشنو ای جان عزیز
بخوش شما زاہد بخوش تسبیح ثنا عالم فاضل بخوش مطالعہ و قضا

عاشق بخوش رضا فقیر بخوش نفس فنا۔ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَفِیْكَ تَعَالٰی

اگر قدم در فقر نہی فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰهِ بخوان۔ قولہ تعالیٰ: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ بدان: قولہ تعالیٰ وَ

مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا بشناس از دل وجان۔ حدیث: مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

فقر دریای وحدانیت ربانی است۔ غواصان فقر یادُر گنج بگیرند یا تلاطم موج بمیرند۔ عارف باید۔ عارف کرا گویند؟ ہیچ عارف بمثل خس برآب ندویدہ است وہیچ عارف بمثل مگس برہوا پریدہ نیست۔ حقیقت ازل ابد آنچہ فی الدنیا است از ہیچ عارف پوشیدہ نیست۔

عارف چند قسم است۔ عارف شریعت دیگر است، عارف طریقت دیگر است، عارف حقیقت دیگر است، عارف معرفت دیگر است، عارف فقر فنا فی اللہ بقا باللہ دیگر است۔ حدیث: مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُہٗ۔ بعضی عارف روحانی بعضی عارف نفسانی۔ حدیث: مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ بعضی عارف شیطانی۔ قولہ تعالیٰ: یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔ بعضی عارف قلبی، جسمانی بعضی دنیا فانی۔ قال علیہ السلام: تَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ۔ بعضی عارف فقیر فنا فی اللہ سر ربانی۔ حدیث قدسی: اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ

بدانکہ اہل علم قاری واز اہل تصوف فقیر مسمّٰی باسم اللہ ذات صاحب معمّٰی این راہ صاحب آگاہ است۔ روی طالب دنیا دیدن گناہ۔ مطلب مجذوب دیگر است ومطلب محبوب دیگر است ومطلب محجوب دیگر است۔ راہ فقر مجذوب سالک و سالک مجذوب نیست۔ فقر بمرتبہ جاہ نیست یک نظر اللہ تعالیٰ برحمت نگاہ است۔ علما قول وفعل، فقیر را دم قدم، دم بتوحید خدا وقدم بشریعت متابعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمثل صراف است وشریعت بمثل محک وفقر بمثل سیم وزر است۔ قلب قلب شود وراس راس۔ علم شریعت کرا گویند؟ علم آنست کہ از وحق معلوم وباطل معدوم۔ وشریعت آنست کہ از شر شیطان نفس بیرون کشد امر معروف اختیار کند۔ در طریقت چہ چیز حاصل شود؟ طلاق دہد دنیا را واہل دنیا را کہ در قرآن دنیا را ہیچ جا عزت نیست۔

شخصی کہ از دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برگشتہ دنیا شیطان ولذت نفس را شناختہ ودین محمدی را پشت انداختہ برآن درویش فقیر مرشد اعتبار نباید آورد کہ خفتہ را خفتہ کی کند بیدار۔ از برای شوم طمعی وبی قرار فقیر محتاج است۔ قال علیہ السلام: نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ فَقْرِ الْمُکِبِّ۔ فقر از ہر دو جہان مستغنی ولا یحتاج باید۔ حدیث: اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ۔

تصوف چیست؟ تصوف خاص سخنان خدا را گویند وصاحب تصوف چیست؟ صاحب تصوف آنست کہ با الہام ہمہ سخن کلام اللہ با خدا باشد وسلوک چیست وصاحب سلوک چیست؟ صاحب سلوک تسلیم دل را گویند وسلوک بسر دائم باطنی را گویند کہ خوردن مجاہدہ وخواب مشاہدہ۔ بیت:

باھُوؒ بخواب خوردن مرا دائم وصال   این چنین فیض فقرش لازوال

شکم فقیر تنور خوردن فقیر نور و خواب فقیر حضور ۔ بشنوای زاہد بہشت مزدور ۔ مردانِ خدا نان این جہان خورند و کار آن جہان کنند ۔ قولہ تعالیٰ: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

از سالہا ریاضت بہتر است یک نظر فقر نہاد است ۔ علم خواندن سراسر سر دردیست و نفس راکشتن تیغ ذکر مجاہدہ جوان مردیست ۔ از علم حاصلیت قضا است و نفس راکشتن حاصلیت غزا است ۔ حدیث: رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰی جِهَادِ الْاَکْبَرِ در بیان فقہای و غازی فرق است ۔ فقیری صاحب محاسبہ نفس باشد ہم خود ہم طالبان اللہ ۔

علم چیست و فقر چیست؟ علم چراغ دین است و فقر آفتاب دین است ۔ چراغ را چہ قدرت است کہ پیش آفتاب روشن شود ۔ ہر کہ علما عامل فقیر ہمون شود ۔ کامل حقیقت دنیا و نفس و شیطان و فقر ہیچ کس نداند جز خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہر آن کس داند بر کسی کہ عطا اللہ فیض اللہ ربانی اشتغال اللہ شود ۔ پس کسی را آتش دوزخ از شہرگ نزدیک تر است یکی آنکہ اہل علم است گناہ کند و ثابت شود دوم آنکہ بر ہر یتیمان ظلم کند و از خدا نترسد ۔ سوم آنکہ جاہل باشد و یا مسئلہ علم گوش ندہد چرب بخورد و خوب پوشد و بر نام خود کوشد ۔

در فقر چہار منزل و بر ہر یک موکل راہزن است ۔ شریعت و شیطان دشمن و طریقت و نفس دشمن و حقیقت و دوزخ دشمن و معرفت و بہشت دشمن ۔ قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۔ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ ۔ با مردم نصیحت خود در فرقت ۔ قولہ تعالیٰ: اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

بیت:

باھُوؒ راہ چون شاہ است ہر شہسوار — نفس مرکب را برد بر ہر دیار

گزشتن در صفت رسیدن یعنی ذات ۔ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ؕ اَلشَّيْخُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ يُحْيِ الْقَلْبَ وَيُمِيْتُ النَّفْسَ ؕ يُحْيِ النَّفْسَ وَيُمِيْتُ الْقَلْبَ قلب سلب ۔ ہر دو باختیار اوست ۔ چنانچہ مرشد صاحب تصرف برزخ تصور عارف باللہ دریای شہادت چون تَمَلُّكُ الْاَبْرَارِ وَهُوَ تَمِيْمَہ فرض گرد نوح را در عین طوفانش ۔

جواب باھُوؒ: گشت فی اللہ غرق وحدت در فضای کبریا

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اللہ پنج کس را بجہت عبادت حجت پنج کس بگیر دغلامان را از حضرت یوسف صلوٰۃ اللہ و بیماران را از حضرت ایوب نبی اللہ و توانگران را از حضرت سلیمان خلیفۃ اللہ و درویشان را از حضرت عیسیٰ روح اللہ و فقیران و علما را از حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ بیت:

دم را نگاہ دار کہ عالم دمیست — دم پیش دانا بہ از عالمیست

جواب فقیر باھُوؒ

فقر گشت فی اللہ بدم را چہ نام　　　　دم را حیاتی نباشد مدام

در وقت دم قدم نامحرم جاری کہ فقر شد ظہور یکتا گشت نور بنور۔ درین مقام کسی ذکر فکر پس بسیار دہد ذوق شوق۔ این نیز منزل مراتب غرق فنافی اللہ از ذکر مذکور، قرب وصال حضور فوق۔ فقیر آنست فائق ترکہ جز غرق حق دیگرش نجوید۔ بتحیر این مردم ظاہر کہ خود را اہل ذکر جہر وخفیہ میگویند ہم دروغی وکذاب غلط گویند۔ ذکر را این نشان پریشان است۔ کسی را کہ ذکر خاص باللہ باخلاص آن ذاکر پیوستہ بغرق دریای وحدت تمام وبحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدام برسد، این ذکر حقیقت گویند۔ زماہ کہ دولک دو ہزار اگرچہ قلب ذکر گوشت پوست ہر موی زبان بکشاید واسم اللّٰہ جہر آواز بلند گویند، ذاکر حضور تعلق ندارد این ذکر بے فائدہ۔ وآنچہ بانظر مردم را دیوانہ ومست حال واز خود بیخود۔ واگر بدوآہ ولرزہ این اندام ہمہ حرارت این ابتدای گرمی طریقت وخامان درراہ فقر ناتمام۔

بیت:

بکش خویش تر کار تو پیش پیشتر　　　　راہ ہنوز انسان عارف باللہ ای گاؤخر

بشنوای درویش صفا کیش! درویش باید کہ نہ درویش بارفروشی اسلام وخودفروشی کفر تمام۔

بیت:

باھُوؒ ز شہرگ نزدیک یابم یار　　　　اگر برای از خود و از چون چرا

قولہٗ تعالیٰ: وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ برخود اثبات کردی وخود را مخفی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بگفتار دل وزبان است اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ پس روز ازل اقرار است باللہ یکبار بروگشتی بی اعتبار موجب کفر وشرک است۔ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ○ برما لازم بود وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○

چون فقیر راہر کہ برخود تعبُّد وآنچہ محنت ومشقت داند ورد وظائف زود کنی بسیار تقویٰ۔ بدانکہ ابطال است از خبر باطن ندارد۔ کار عامیان کنند از خاصگان بی خبر۔

حدیث: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَ لٰکِنْ یَّنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَ نِیَّاتِکُمْ

نظرگاہ بدل است نہ برزبان۔ چون جمیع تابع نگردد ونفس در حکم قید نشود وذکر پاس انفاس ذکر حامل جاری نگردد۔ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ط کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ این مراتب برزخ نہ نماید تا آنکہ زبان، نفس، قلب، روح سراسر یکی نگردد واز ان ہر یکی بمثل صورت آدمی شدہ دست مصافحہ نکند وقول اقرار ادا نکند ذکر آواز نفس فرحت وروح جمعیت قرار ندہد واز سکر مستی ہر دو جہان را بدار دلت نہ افشاند ومقام فکر فردانیت سرّ الامین سورۃ المھر قاب قوسین نرسد وتماشا

ہژدہ ہزار عالم نہ بیند و تا ہر یک ارواح اولیا انبیا اصفیا مرشد ملاقات نکند و از شربت بذائق یعنی یکتا بحق الیقین عَهْدُ رَبِّكَ حَقٌّ مَعِيْبُكَ النَّفْسَ نشود وَ مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوَصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فنافی اللہ بقا باللہ نگر دد و لا زوال فقر از ہر گناہی نگاہی روند بد بدل خود قولہ تعالیٰ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ قلوبہ الخبائث۔ ای مومن! عرش اللہ تعالیٰ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى قلب القلوب شود و مشاہدہ او ہر دم شاہد وصال از حال و احوال شود۔ وَ هُوَ نَوْمُ غَيْرٍ لَا نَوْمُ قلبی بی خواب صواب شود۔ و قاتل نظر و چیز فہم فقرای قہر نمونہ اللہ در جلالیت جمالیت دست و پا بیک نظر تماشہ ازل آید خود ہم طالبان قوت ندارد و بر خلق قوت شر صفت بر نفس ضعیف نباشد، ہم بشناسد و بداند از ہژدہ ہزار عالم کہ در کونین است ہیچ پوشیدہ نماند۔ این سلک سلوک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص از راہ معراج و خارج از کشف کرامات استدراج۔ قولہ تعالیٰ: وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥

بدانکہ ازین رسالہ را نام عین العارفین محک المحققین نہادہ شد۔

ابیات:

شد باین تصنیف سرّ از اللہ	در زمان محی الدینش بادشاہ
اورنگ زیب عادل نام او	از طریقہ خاص نبویؐ بردہ گو
زاہد و عابد بترسد از خدا	محرم اسرار وحدت کبریا
در شریعت ہم طریقت راہبر	از حقیقت معرفت صاحب نظر
ظل اللہ ز حال بر ہم خاص و عام	تا قیامت باد او قائم مقام

قولہ تعالیٰ: اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

باید دانست کہ این سبیل اللہ برزخ اسم اللّٰہ بہ ہیچ ذکر فکر ریاضت تعلق ندارد جز تصور تصرف فنافی اللہ بقا باللہ حضوری حی فی الدارین۔ بیت:

حی قیوم پیش تو قائم	تو گرفتار دیگری دائم

قولہ تعالیٰ: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

مرشد عارف باللہ کہ ہمیشہ صاحب حضور است طالبان اللہ بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف کردن چہ مشکل دور۔ ہر کہ بر اسم اللّٰہ ذات و راہ فقر فنافی اللہ و حضوری حیاۃ نبی اللہ شک آرد بیشک کافر گردد و مردود و مرتد گردد۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا۔

پیغمبر را خدای تعالیٰ از برای ہدایت پیدا کردہ است و شیطان خود ہادی نتوان گفت و از شیطان ہیچ ہدایت نخواہد شد

چنانچہ تلاوت قرآن و ذکر رحمت و نماز بنای اسلام شیطان نخواہد نمود۔ حدیث: مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ. وفرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر کہ دید مرا تحقیق دید مرا۔ حدیث: مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰی فِی الْیَقْظَۃِ

ومیگوید مصنف باھُوؒ فنافی اللہ ھو۔ این چند کلمات موافق نص حدیث تبرکات آیتہ مرقوم یافت۔ این راہ نصیب اہل علم است۔ طالب مولیٰ کہ علم از ہمہ چیز اولیٰ کہ علم سرمایہ اساس معرفت، مغز تمام نہ علم اینست لائق بی عمل عوام۔ اوّل علم را بیاموز از ہر علمی بعد از ان در فقر محبت الٰہی بسوز کہ علم نگہبان از نفس و شیطان راہبر راہ، زاہد بی علم ابلیس گمراہ۔ دانا و آگاہ باش! بعضی طائفہ ظاہر آراستہ، خاص اہل سنت جماعت صاحب توفیق طریق و در باطن بدمذہب۔ حدیث: لَا تَجْلِسُوْا مَعَ اَھْلَ الْبِدْعَۃِ. حدیث: اَھْلُ الْبِدْعَۃِ کِلَابُ النَّارِ۔ مطلق زندیق، ظاہر فقیر درویش باطن قطع الطریق بدکیش ایشان باید بیندیش کہ خلوت ایشان پُرخلل و صاحب وغلام دام گرانی صاحب معصیت شیطانی و ذائقہ ہوا نفسانی و حجرہ ایشان حجب حجاب و ریاضت ایشان باریا باطن خراب۔ طالبی از مرشد طلب اللہ کند۔ ظاہر باطن از ہر علمی و از ہر طریقہ طریقت باو مدعی شود و امتحان کند و طالب اللہ را حوصلہ وسیع کہ در طلب مجلس محمدیؐ الشفیع دانش شعار و الّا نہ جاہلان ہزار با ہزار بیک نظر دیوانہ کردن چہ مشکل کار۔

ای جان عزیز! از ہر بلا بدترین و از ہر دشمن صعب ترین نفس کہ در وجود تست اگر صورت او بہ بینی از بدخصالت او شکم خود را بدست خود پارہ کنی۔ نفس دزد اندرونی و شیطان دزد بیرونی خود دزد اندرونی قید کین دزد بیرونی مفارقت جدائی شود۔ این دزد را گردن بزن یا دہ بدار و آگاہ باش این دزد اندرونی غائب را کی بیابد کہ بکشد و یا بردار کشد۔ نفس با تمام وجود آمیختہ بمثل شیر چنانچہ جغرات در شیر و مسکہ در شیر و دوغ در شیر و روغن در شیر۔ پس مرشد مثل زن است کہ در شیر موافق قدر دوغ انداز دکہ شیر را کہ جغرات سازد۔ جغرات را حل کند مسکہ برآید۔ چون مسکہ را بر آتش نہند، از سوزش آنچہ میل باشد از مسکہ برطرف گردد۔ خالص روغن پاک شود۔ چنانچہ نفس جدا، قلب جدا، روح جدا، سرّ جدا، توفیق الٰہی جدا یافتہ شود۔

این چنین با چہار نفس۔ این نفس بہا لفسا دیافتہ شود۔ حدیث: رَجَعْنَا مِنْ جِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰی جِھَادِ الْاَکْبَرِ

این نفس کافر دجال را ہیچ کس نتوان کشت جز مرشد بمثل عیسیٰ روح اللہ یُحْیِ الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ و نفس سوختہ نشود جز برزخ اسم اللّٰہ و نفس شناختہ نشود جز علم معرفت اِلَّا اللّٰہُ و نفس قید نگردد جز تنہائی و از شر خلق جدائی نفس مسلمان نشود جز ذکر اللّٰہ و نفس سراسر مطیع فرمانبردار نشود جز خاموشی و صحبت مرشد عارف باللہ گرچہ یک ساعت افضل تر است از ہفتاد سالہ طاعت۔ نفس وقت گناہ کافر است، نفس وقت شہوت چہار پایہ است، نفس وقت گرسنہ سگ دیوانہ است، نفس وقت سیری فرعون است۔ نفس چہار است امارہ، لوامہ، ملہمہ، مطمئنہ۔ و ہر چہار از ین چہار آثار بتو معلوم شدہ است۔ ہر چہاری را بکش باہر چہار اسم اللّٰہ۔ یاد دار ذکر، فکر، قرب، وحدت حق بحضور از نفسہا انفاس کردعین اشارت فَخُذْ اَرْبَعَۃً

مِّنَ الطَّيۡرِ فَصُرۡهُنَّ اِلَيۡكَ ثُمَّ اجۡعَلۡ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ این چہار نفس است چنانچہ شمس تبریزیؒ فرمود:

چہار بودم سہ شدم اکنون دویم   و ز دوئی بگذشتم یکتا شدم

جواب مصنف:

ابتدائی یک و بآخر نیز یک   و ز دوئی بگذشت بہتر از ملک

نفس عارفان انفاس قلب شود وقلب بروح رسد وروح مدخل سرّ شود وعارف باللہ صاحب اسرار گردد۔ وعارف بہم ندیدہ نیست واز عارف ہیچ چیز پوشیدہ نیست عارف باللہ اینست کہ طالب اللہ را بعینہٖ بعین رساند وہیچ زہد ریاضت نکشاید کہ از صد چلہ ریاضت مزدوری سخت تر است یکدم سوختن تجلی نور اللہ۔ نور حضوری عارف باللہ آنرا گویند کہ طالب اللہ را در وجود محرم چنانچہ نفس جدا بیند قلب جدا روح جدا سرّ جدا۔ حدیث: مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ حدیث: مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ حدیث: مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ

ہرکہ حضور است نام آنرا گرفتن بی ادبی است گرچہ بود ضروری پس عارف باللہ با ذکر فکر علم تعلق ندارد۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ کہ مقام ربوبیت رسید و بنور اللہ غرق شدہ بتوحید۔ محل ظاہری را طلب باطن وگل راہ ظاہر با مردم وعظ نصیحت پند و باطن فی ربوبیت خاموش۔ این است عارف باللہ حوصلہ وسیع خم نوش، شوق شراب۔ عارف علم دیگر است و عارف ذکر فکر بخوش دیگر و عارف ورد وظائف دیگر و عارف طیر سیر طبقات دیگر و عارف قرب وصال دیگر و عارف باللہ كَلَّ لِسَانَ آنست فنا فی اللہ ربوبیت۔ كَلَّ عبودیت طَالَ زینت عارف باللہ لازوال۔ حدیث: اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ

حضوری طلب چہ خواہی از ذکر زیست خلاصہ فکر۔ حدیث: تَفَكَّرُوْا فِيْ نِعْمَآئِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ حضور نور اللہ غرق نعمت عظمیٰ اوست وفکر نکند بصورت جسم جوہر۔ قولہ تعالیٰ: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○

بیت:

حجتی بگذار بشنو این جواب   ذکر فکر و علم عارف را حجاب

علم بمثل بحر است و ہر حرف بمثل موج و عالم عامل بمثل کشتی و مرشد عارف باللہ بمثل ملاح کہ اہل کشتی را سلامت بساحل رساند۔ قاضی حق از علما دو عین گواہ طلب کند یک گواہ عین علم دوم گواہ علم عمل باید۔ عالم عامل نہ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا۔ فقہ وفقر سہ حرف است۔ چون فقہ فقر یک گردد این را گویند صاحب تصوف توحید مطلق۔ اَلْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ وفقر بی علم محتاج اضطراری نہ اختیاری۔ حدیث: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرِ الْمُكِبِّ

ابیات:

بہر زن فرزند بہر در سوال   باز دارد حق تعالیٰ از وصال
بشنو شرمندہ خجل و روسیاہ   ہر مطالب طلب کن تو از اللہ

حدیث: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْفُقَرَآءَ الْغَنِیِّ۔

فقیر سہ قسم است۔ یک درویش درپیش، دوم فقیر بمثل حاکم بحکم بِاِذْنِ اللّٰه۔ سوال ایشان از راہ وصال، نہ خام خیال۔ سیوم اہل مزدور از برای کسیکہ دعوت خواند از و مزدوری درم بستاند۔ قاضی حق از طالب اللّٰہ دو گواہ طلب کند ذکر دوام اُذْكُرُكُمْ حاصل نشود بجز پیر کامل۔ حدیث: اَکْثِرُوا الذِّکْرِ آمد۔ ذکر حامل قولہ تعالیٰ: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً۔ ذکر حامل قیل یارسول اللّٰہ ذکر خفیہ۔ ذکر خفیہ نہ تعلق زبان دارد نہ قلب نہ روح نہ سرّ و خدا تعالیٰ غیر مخلوق است وفرمود کہ مرا بغیر مخلوق یاد بکنند و غیر مخلوق چیست؟ برزخ اسم اللّٰه۔ و ذکر دوام مع اللّٰہ وصال لازوال و فکر تمام فنا نفس را گویند۔ فنا نفس چیست؟ بمراقبہ اسم اللّٰه باتفکر غرق شود۔ ہر جا کہ خواہد برسد و ہم سخن شود و یاد ماند و باز از مراقبہ برآید چنانچہ ہر چہ باطن بہ بیند نیز ظاہر شود وجود ظاہر و این نیز دو قسم است۔ یک مشاہدۂ طبقات این فنا نفس نیست جز مشاہدۂ ذات و آنچہ بہ بیند و در آن وقت داند مثل بستہ نتواند۔ قولہ تعالیٰ: وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ حدیث: لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ۔

اکثر مردم حبس دل را ذکر دوام گویند و ذکر را با دل بجنبانند و زیر بالا بکشند و میگویند کہ حبس است۔ غلط گویند۔ این حبس نیست عبث است حرام کہ دم بستن رسم رسوم کفار و نام زیان کار، بی خبر از ذکر پروردگار گاؤ عصار از کار ایشان ہزار بار باید کرد استغفار۔ بدین طائفہ نباید آورد اعتبار کہ این طریقہ نہ ابتدا دارند نہ انتہا۔ خام ناقص دور تر از خدا چونکہ صاحب ذکر قلب را چہار نشان است اوّل ہر شب مشاہدۂ مجلس نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم دوم متوکل با لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سوم فقر فنا فی اللّٰہ چہارم ترک از صحبت اہل دنیا مردار جیفہ۔ ہر کہ این چہار صفت موصوف نیست ذکر قلب آنرا مکشوف نیست اگر چہ قلب ظاہر دل در جنبش باسم اللّٰه چرا آواز بلند کشد۔ معلوم شد کہ دل از برای درم دنیا فریاد کند و نام اللّٰہ گیرد۔ این قلب بدنیا طلب و از معرفت حق سلب۔ چونکہ چنانچہ لقمۂ گوشت زبان است ہمچنان لقمۂ گوشت قلب ہیچ فائدہ ندارد۔

ابیات:

نفس بند باتصور نقش بند درم دنیا را کشد با دل پسند
ہر کرا دارد دوست دنیا سیم زر از خدا و از نبیؐ بی خبر

حدیث: اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ آنست ہر آن دنیا کہ نہ متاع شیطانست چنانچہ در تصرف نبیؐ اللّٰہ شبینہ بروزینہ رساند و روزینہ بہ شبینہ۔ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ دین است۔ این کور چشم نابینا۔

بیت:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا ہر چہ داری صرف کُن در راہ ھُو

مِمَّا تُحِبُّوْنَ چنانچہ ذبیح اللّٰہ۔ چنانچہ مال جان تصرف کرد محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم فی سبیل اللّٰہ۔ ہر کہ از دنیا

وضونکند و از آخرت غسل ہرگز۔ بمرتبۂ فقر نرسد و بر اہل دنیا عقبیٰ حرام و بر اہل عقبیٰ دنیا حرام و بر طالب مولیٰ ہر دو حرام۔ حدیث قدسی: طَالِبُ الدُّنْيَا مُخَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْعُقْبٰى مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلٰى مُذَكَّرٌ۔ اگر کسی گوید کہ دین و دنیا ہر دو برمن عطا است غلط گویند آن کاذب خطا است۔ حدیث: حُبُّ الدُّنْيَا وَ الدِّيْنِ لَا يَسَعَانِ فِيْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ كَالْمَآءِ وَ النَّارِ فِيْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ۔ اگر کسی گوید کہ درم دنیا بجہت مسلمانان و بیوہ زنان و مستحقان و یتیمان نگاہ داشتہ ام، نہ از برای شوم طمع نفس خود، این ہمہ فریب حیلہ مکر شیطانی است۔ شیطان علی الصبح طبل طمع زند اول کہ در جہان معصیت پیدا شد، طمع بود۔

بیت:

بی طمع طالب بود روز و شب	طالب طلب دیدارِ ربّ

بطمع ذکر فکر قرب وہم وصال قبض بسط وصحو وسکر و مست حال عین باعین، عین العارفین ز وصالش دور ماند۔ آن لعین مرشدان اکثر با خود مطلب و طالبان بی طلب غیب گو نیک بد چون جاسوسی و مراز ان بجہت نام ناموس نیاید۔ گواہ از برای گفتن مرشد یک طالب یکی گواہ۔ دوم طالب دو گواہ مرشد بی راہ و طالب گواہ محب راس نیاید۔ طالب آنست کہ کردہ شود امتحان و الّا نہ طالب دشمن شیطان۔ قولہ تعالیٰ: يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ بلکہ شیطان دشمن ایمان و طالب دشمن جان۔ طالبی کمیاب باشد جان بامرشد دہد۔ ہر روز خدا طالبان طلب عزیز جان! ہر کہ دارد جان نگاہ کی شود آنرا اسیری از سفارگان و دنیا از وجہ حلال ہم بدو از حرام ہم۔ حدیث: حَلَالُهَا حِسَابٌ وَ حَرَامُهَا عِقَابٌ حدیث: تَرْكُ الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا۔ یعنی بعضی فقیران از دنیا نگیرند برای زیادتی درم، دنیا طلب نکنند مگر بی حیا و بی شرم از سہ حکمت خالی نباشد یا حاسد یا منافق یا حارص۔ قولہ تعالیٰ: فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ۔ حدیث: اَلدُّنْيَا لَكُمْ وَ الْعُقْبٰى لَكُمْ وَ الْمَوْلٰى لِيْ پیغمبر علیہ السلام فرمود کہ دنیا باشد بشما و عقبیٰ باشد بشما مرا مولیٰ بس است۔

باید دانست سرود سماع نغمہ مطرب زلف خط خال حسن پرست، ساقی ساغر شراب، تارک الصلوٰۃ باطن خراب مستی حال آہ کشیدن و پارچہ دریدن و بہر سو دویدن و دیوانگی برقص از فقر محمدیؐ برعکس خبیث ابلیس خام در فقر ناتمام۔ این طریقت زدہ طریق از راہ اولیا اللہ تفریق، ایشان پریشان در مقام انا استدراج است وَ هُوَ كَذَّابٌ۔

حدیث قدسی: اِنَّ اَوْلِيَآئِيْ تَحْتَ قَبَآئِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ

ابیات:

اسم اللہ پوشی بر تن خود قبا	تا شود حق حاصلے وحدت خدا
اسم اللہ در جسم است جسم در اسم	و ز نفس شیطان فارغ گشت نیست غم

قولہ تعالیٰ: اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

این دیگر مردم رجوعات در قید کردن تسخیرات رادعوت میگویند که این است کشف کرامات بر مصلّٰی سجادہ نشینی با خود پرستی خود بینی دعویٰ طالب مرید سجادگی، دستار، طمع درم دنیامردار جیفہ خوار، نام ناموسی غوغاء، وجاہ اہل بدعت روضہ خانقاہ از حق عبادت نسیان غفلت فراموش و در فخر آبای اجدادی استخوان فروش این نیز مقام اناواستدراج است وَ هُوَ كَذَّابٌ۔

راہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راالسید ی وقریشی، سہروردی، چشتی، نقشبندی بعرف تعلق ندارد بعرفان اللہ دست۔ ہر کہ رااللہ تعالیٰ بخشیدی۔

حدیث: یَافَاطِمَةُ لَا تَحْزَنِیْ عَلٰی اِنَّكِ بِنْتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِعْمَلُوْا اِعْمَلُوْا

حجت من قرآن وحجت جاہل شیطان۔

قولہ تعالیٰ: یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ○ لِكُلِّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ○

تماشہ طبقات بہر مقامات ملکی فلکی از عرش تاتحت الثریٰ غوثی قطبی لوح محفوظ پیوستہ در مطالعہ مراتب منجم شمار مردم طالع۔ این نیز مقام اناواستدراج است وَ هُوَ كَذَّابٌ۔

اولیا فقیر درویش رااین است کرامات کہ کسی را آشنا کند باسم اللّٰہ وغرق سازد بتوحید ذات ومشرف کند بہ مجلس نبی اللہ علیہ السلام والصلوٰۃ۔ استقامت بہ از کرامات ومقامت۔ دم قدم محمدیؐ باید قَوْلًا و فِعْلًا۔ حدیث: مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ یَكُنْ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ حدیث: اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ كَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ حدیث: ثَلٰثَ یَشْفَعُوْنَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ كَشَفَاعَتِ الْاَنْبِیَآءِ الشُّهَدَاءُ وَ الْاَوْلِیَاءُ الْكَامِلِ وَ الْخَادِمِ حدیث: سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ۔ وعظ پند راہ دیگر است، علم فضیلت دانشمندی راہ دیگر است عارف باللہ حق پند راہ دیگر است۔ بیت:

ہر کہ باشد پند خالق پاک ورنہ باشد پند خلق چہ باک

قولہ تعالیٰ: شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ۔

قَالَ مُحْیِ الدِّیْنِ قُدِّسَ سِرُّهٗ اَلْاُنْسُ بِاللّٰهِ وَ الْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰهِ

ولی سہ قسم است ولی دنیا ظل اللہ، ولی عقبیٰ زاہد عابد اہل اللہ۔ اہل اللہ آنست کہ جمعیت کند از ہمہ ابواب ظل اللہ کہ آرام خلق اللہ۔ حدیث: خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ سیوم ولی اللہ فقیر فنا فی اللہ۔ قولہ تعالیٰ: اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

اسم اللّٰہ بمثل لعل درگوہر و لعل در دھان سگ نباید انداز د۔ واگر اندازی از سگ بسازی چنانچہ سگ اصحاب کہف۔ باید دانست کہ وحدت حق سبحانہ وتعالیٰ بمثل دریاست وتصور اسم اللّٰہ بمثل موج وطالب بمثل حباب۔ چون موج

حباب رابدر یا آب فرو بردو غرق کند حباب و موج و دریا آب یکی گردد چنانچہ اخگر و آتش یکی۔ درمیان بندہ و خدا کہ حجاب است ہمین دنیا۔ شخصی کہ بمقدار حبہ حب دنیا در دل داشتہ باشد آنچہ اولیا اللہ بروی زمین است راہ آنرا نتوان کشود۔

حدیث: تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَةٍ وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ۔ قولہ تعالیٰ: کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ○ این آیت در باب وجودیہ است چرا کہ نبی اللہ از مال نقد جنس نداشت۔

حدیث: اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ تَعَالٰی

بیت:

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ　　　　آب چندان مخور کہ ریگ نہ

فقیر فنا فی اللہ آنست کہ نان این جہان می خورند و کار آن جہان می کنند۔ خوردن ایشان مجاہدہ و خواب ایشان مشاہدہ۔

حدیث: تَنَامُ عَیْنِیْ وَ لَا یَنَامُ قَلْبِیْ

باید دانست کہ بر سر علما و علم حرف عین است۔ درحقیقت عین بینی کور مادرزاد کے بہ بیند خدا۔ یقین فقر است باقہ وفقہ آنست کہ بافقر و خلاف یکدگر درو عین۔ عین دانش را گویند۔ ہر آنکس بیدانش اند کہ درم دنیا جویند بلکہ عین صورت شیر دارندہ و ذائقہ بنابرآن علما صاحب عظمت است۔ ادب ایشان نگاہ دار کہ از حق نگاہ داشتہ شود با تواضع خدمت درم دنیا بہ ناز و نیاز و بہ نذر اللہ باایشان بدہ و الا نہ بر بی رحمت بر ایشان یک حجت قطعی بموجب بآن تو چنان پیدا خواہد کرد کہ ترا میکشد۔

علما عامل آنست لائق روایت حضرت ابوحنیفہؒ کہ ریا نکند و درم دنیا رشوت مردار نگیرد۔ جیفہ مردار خوری ہیچ ترس کاری نیست، ترسا است بی ترسا۔ علم باعمل تعلق دارد نہ درسا علم کہ با اہل بدعت و با اہل حق خلاف کنند نہ آنرا عالم نتوان گفت۔ بمثل شیطان دورتر از خدا۔ چرا کہ شیطان نیز عالم فاضل زاہد عابد کہ راہزن زیان کار مسلمانان است۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

عالمی کہ طلب دنیا کند بیشک دین از دست او رود حج و لا زکوٰۃ شود۔ وطلب دنیا کردن خلاف سنت۔ فقیر یکہ در طلب عز و جاہ گرچہ قرب ظل اللہ بادشاہ گمراہ کہ نفس او ناپاکی بہ ہوا شود۔ و بر سر فقر فقیر حرف است فی صورت فیل مست۔

صاحب فائقہ صحبت ذائقہ راس نیاید۔ حدیث: اَلْفَقْرُ نُوْرٌ وَ الْوَجْهُ فِی النُّوْرِ

صورت فقر از سر تا قدم ہمہ تباہ شد میل بنیت اشتغال اللہ۔ چنانچہ مجلس حضرت موسیٰ صلوٰۃ اللہ و حضرت خضر علیہ السلام کشتی خرق کرد و دیوار شکستہ را بنا کرد و بچہ را کشت۔ قولہ تعالیٰ: قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ حدیث: حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

چون از ہجر نبیؐ اللہ یک ہزار و یکصد سال گذشت، ہمہ کس خواہد گشت مگر صاحب اشتغال اللہ وصال کہ از ہمہ آفات

امان دجال تا ابدالآباد قیامت باد۔ قولہٗ تعالیٰ: وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ حدیث: اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه ہر کہ تمام فقر مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است کہ تمام دنیا تمام فرعون است۔ اہل محمدی را اہل فرعونی راست نیاید۔

ابیات:

ہر کرا مرشد نباشد پیشوا — این رسالہ بس بود رہبر خدا
در مطالعہ دار دائم اہل دین — عارفی فی اللہ شوی حق الیقین

فقیرِ فنافی اللہ طالب اللہ مع اللہ یکتا شود گرچہ طالب ہزار بیشمار، ہر کہ حواس خمس ظاہر نہ بند دحواس باطن نکشاید۔ یک قدم بر ازل نہ دیگر قدم کش ازہوا، بعد از انی گشت فی اللہ عارفی واصل خدا۔ از نمازی و ذکری کہ جواب صواب آواز غیبی یا از دل دلیل ثابت و یا وھم صادق لَبَّيْكَ يَا اَسْعَدَ عَبْدِىْ بگوش خوش نشنود آنرا نماز ذکر نتوان گفت چرا کہ اللہ تعالیٰ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ عَلِيْمٌ حَیٌّ قَيُّوْمٌ۔ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ. وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ صمد است نہ صنم بت پرستی گردد۔ حدیث: لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ. اَنَا مَعَ عَبْدِىْ اِذَا ذَكَرَنِىْ وَ تَحَرَّكَتْ بِىْ شَفَتَاهُ واقع است۔ اگر درین راہ باطن فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دلیل، وھم، الہام، مشاہدہ بمثل نبودی ہمہ روندگان راہ گمراہ و ہم کافر و مشرک و مردود گردندی۔ ہر راہی کہ شریعت رد کند آن راہ کافر است۔ بدانکہ شریعت متابعت پیروی رسول اللہ را گویند۔ پیر مرشد کامل آنست کہ متابعت پیروی پیغمبر علیہ السلام طالب اللہ را آنجا رساند جای کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسید۔ این سنت عظیم و راہ صراط المستقیم برکت اسم اعظم وجود طالب عظیم و مرشدی اینجا رساند مرشد خام ناقص خلل ایمان است و طالب جاہل بمثل شیطان است۔

مرشد عارف باللہ فنافی اللہ آنست کہ طالب اللہ را با برزخ اسم اللّٰه مجلس نبیؐ اللہ مشرف حضور پر نور کند و از نبی اللہ نصیب خطاب بدہاند و نام خود را نخواند۔ ہر کرا بنواز د بیک نظر مرتبہ برابر خود ساز د صاحب خلق تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ مرشد آنست صاحب توفیق کہ با طالب اللہ ہمیشہ باشد رفیق گرچہ طالب ہزار بیشمار چنانچہ آفتاب با طلوع تابش با ذرہ نہ ذرہ از آفتاب جدا و نہ آفتاب از ذرہ جدا۔ ہمچنان است طالب با مرشد مع اللہ خدا۔ مرشد عارف باللہ آنست کہ اگر از طالب گناہ کبیرہ واقع شد مرشد را از و آگاہی پیدا شد۔ مرشد کامل آنست کہ ہمون ساعت پیش نبیؐ اللہ رود التماس گناہ طالب اللہ کند و طالب اللہ را گناہ از نبیؐ اللہ عفو کناند و یا آنکہ مرشد لوح راد رمطالعہ در آید۔ جائیکہ گناہ طالب اللہ بر لوح نوشتہ است بانگشت گناہ را محو کند جائیکہ گناہ ثواب بنویسد۔ از تاثیر محو شد گناہ طالب اللہ اُو ز گناہ تائب و پشیمان شود۔ حدیث: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ۔ مرشدیکہ باین قدر قوت ندارد لائق ارشاد نیست۔ طالب اللہ از و تلقین نگیرد۔ قولہٗ تعالیٰ: وَ السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

اہل روایت آنست کہ در طلب اہل ہدایت۔ چون قیامت قائم شود اہلِ دنیا از قبر برخیزند پشت قبلہ روسیاہ و در گردن طوق

لعنت ظلم وتن با مار وکشر دم زنبور پیچیده۔

مرشد کامل آنست ہر کرا جانب اللہ کشد مقام اہل دنیارا معائنہ کناند کہ طالب اللہ را از دنیا اہل دنیا دل سرد گردد۔ وطلب فقیری ہر آنکس کند کسی کہ اللہ بطلبد وحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم مجلس آنرا خود کنند۔

حدیث: حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ حدیث: حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

وطلب دنیا ہر آنکس کند کسی را کہ فرعون بطلبد ومحروم از فقر اللہ وصحبت نبیؐ اللہ شود۔ دانی دنیا چیست؟ حدیث: اَلدُّنْیَا مَنَامٌ وَالْعَیْشُ فِیْهَا اِحْتِلَامٌ

باید دانست چون روز حشر اہل قبور ارواحان از قبر برآیند وبر عرصات استادہ واللہ تعالیٰ قاضی وہر ذرہ از حساب خلاص شوند واز صراط بگذرند ودر جنت بہشت درآیند ہمہ کس در طلب دیدار رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ۔ اَللّٰهُ تَعَالٰی نُوْرُ النَّارِ بمقدار سوزن سوراخ بہ ہفتاد پردہ آہنی تجلی جانب ایشان انداز د۔ ہمہ کل جزاز خود بیخود سالہا سال افتادہ مانند، مشرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است والا نہ از سوزش نور النار ہمہ سوختہ خاکستر گردد۔ بیت:

ہر کہ اینجای ندید او آنجا کجا کور مادر زاد کی بہ بیند لقا

قولہ تعالیٰ: وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی

ہفتاد بار در دنیا خدای تعالیٰ را در خواب حضرت امام اعظمؒ دیدہ وخواب بخود غفلت است واما کہ جواب باصواب خواب غافل نبود وخاص لقارب العالمین وطاقت برداشت دیدار حاصل وسمع خاتم النبیین وفقیر فنا فی اللہ عارف باللہ کہ دائم وصال حضوریت باشد کہ فی الدنیا غرق بود کہ فی الآخرۃ نور ذات است باذات چراکہ آتش اسم اللہ نور اللہ چنان تیز تر است آتش دوزخ سرد پیش آتش عارفان کہ اسم اللہ در سینہ دارند ہمچنان است چنانچہ ہیزم خشک سوزد در آتش۔ ہر کہ نصیب دوست دو جہانی سعادت جاودانی یافت از فقیر عارف باللہ یافت۔ طالب دنیا واہل دنیا از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محروم است فی الدنیا والآخرۃ، چراکہ نبیؐ اللہ را از ایشان بوی جیفہ گندہ نجس پلید مردار بہ دماغ مبارک رسد بنا بران صداق اللہ از اہل دنیا روی بگرداند۔ قولہ تعالیٰ: وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

چون خواہی وتسی بس اسم اللہ خطی درکش بگرد ماسویٰ اللہ۔ فقیر عارف باللہ ہر ساعت مکانی دیگر وہر زمانی جای دیگر۔ عارف باللہ را دعوت دعا یکدم برآید۔ چراکہ عمل اہل قبور در اعمال انسان است۔ روحانی وحق مؤکل آنچہ فی السمٰوات والارض در حکم وقید ایشانست۔ حدیث: اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ ہر کہ این دعوت شروع کند ہژدہ ہزار عالم در اسیر او شود تا آنکہ کار او بمطالب نرسد۔ این دعوت طرفۃ العین است عین بودہ شد۔

بیت:

شہسوارم شہسوارم شہسوار غوث قطب مرکب اند تہ زیر بار

دعوت و دعا لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ است۔ سیف دعا اللہ سیفی خوان بر قبر غوث قطب درویش فقیر غازی شود سوار یکدم جز بر آرد از درگاہ پروردگار۔ این راہ است مردمردان شجاعت جانسپار۔ آن را بریاضت و چلہ و ترک حیوانات چہ کار؟ صاحب نظارہ نہ انتظار۔

نظم:

ہر کہ با ھُو دم کشد جان چاک چاک
از اسم با ھُو متصل باھُوؒ چہ باک

باھُوؒ! ب اسم الف از اسم او
ہر چہ باشد غیر ھُو از دل بشو

ھُو ہویدا میشود روشن ضمیر
واوٌ وحدت میکشد فی اللہ فقیر

باھُوؒ ھُو گشت تو در جسم جان
باھُوؒ بہر مشکل یا ھُو بخوان

اسم اعظم باھُوؒ از ھُو بجو
ھُو حقیقت سرّ سرّی بکس مگو

ھُو کلید جنت است و از لامکان
ذاکر ھُو کم بود اندر جہان

ہر کہ باترتیب ذکر ھُو کشد
عارف باللہ آن بی شک شود

باھُوؒ ھُو آتش سوزد بہ تن
نفس کافر را بسوزی جان من

باھُوؒ ھُو ذکر باشد لازوال
و از ذکر ھُو حاصل شود قرب وصال

ہر کہ از ھُو بی خبر اُو گاوٌ خر
ز ھُو ہویدا میشود زیر و زبر

ھُو ہدایت می شود از ہر مقام
ھُو حیاتی جن و انس و خاص و عام

آن صفت صانع کہ باشد ھُو حیات
ہر کہ با ھُو محرم است آن شد نجات

ھو بدان دو چشم چشم کشا
و از واوٌ وحدت بُرد دری کبریا

ھُو حیاتی میدہد ہر مردہ دل
ہر کہ از ھُو بیخبر آن روی خجل

از ذاکر ھُو طلب کن دو سہ گواہ
ترک دنیا حرص حسد و عزّ و جاہ

باھُوؒ ھُو بتوی با تو ھُو
از ذکر ھُو فریاد در دل بہر سُو

مرد آن باشد ز ھُو پردہ کشا
بر ترا زو ز عرش ببرد کبریا

ہر کہ با کبر است لعنت باد او
از ریا و کبر زان بیزار شو

باھُوؒ! بہر از خدا رہبر نما
ہر ہوا زیر پا تو بر ہوا

تو نمیدانی حقیقت راہ دین
لعنت بر نغمۂ مطرب لعین

ہر کہ شد یار محبت با نظر
آن نظر ہرگز نہ بیند سیم و زر

ھُو بدریائیست زان ای عظیم — دَر نور احمدؐ است وحدت قدیم
از قبر باھُوؒ برآید ھُو حق بنام — واصلان را ختم فقرش از ھُو تمام

قولہ تعالیٰ: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قولہ تعالیٰ: لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

ابیات:

خواندن یاھُو و در چشم خواب — نام باھُوؒ چیست یعنی گنج وہاب
ہر کہ خواہد گنج دنیا از وہاب — درمیان یک ہفتہ گردد او خراب
باھُوؒ را یاھُو بدان یاھُو بخوان — از خواندنی یاھُو شود سرّ عیان
باھُوؒ! مکانی چیست آہ سوز درد — غیر حق ھُو سوخت ماند حق بفرد
باھُوؒ ھُو مکانی چیست ملکی لامکان — نیست آنجا اسم جسم و جان
باھُوؒ ھُو نور است قرب باحضور — باھُوؒ را یاھُو برد وحدت غرق نور
باھُوؒ پیری راستی راست دین — گنج نگردد راستی بر کسب مین
بی یقین شرمندہ شیطان مرید — تو نمیدانی کہ باھُوؒ بایزیدؒ
از قبر باھُوؒ ھُو برآید بحق نام — فقر را ختم است آخر ھُو تمام
ہر کہ وقتی صبح دم از یاد حق بیدار نیست — او محبت را نشاید لائق دیدار نیست
خفتہ باشد ہمچون حیوان عمر خود ضائع کند — گنج را دزدی برد چون پاسبان ہوشیار نیست
پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانیؒ — کہ یکدم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانیؑ
بہ بہر غرق فی اللہ شو کہ با زخود نمی مانی — دم نامحرم است آنجا غلط گفت خاقانیؒ
بسی صد سالہا باید شود فی اللہ جان فانی — نہ آنجا دم قدم گنجد نہ ملک سلیمانیؑ

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

"عین العارفین" کتاب میں حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے طالبانِ مولیٰ اور سالکینِ راہِ حق کی راہنمائی کے لیے جو تعلیمات بیان کی ہیں بلاشبہ وہ انہیں ایسی بصیرت اور آنکھ عطا کرتی ہیں جس کی مدد سے وہ اللہ کی معرفت اور دیدار حاصل کرتے ہیں کیونکہ عین العارفین کا لفظی مفہوم ہے "عارفین کی آنکھ"۔

"عین العارفین" سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی نایاب کتابوں میں سے ایک ہے جس کا ترجمہ فی الوقت مارکیٹ میں دستیاب نہیں۔ سلطان الفقر پبلیکیشنز نے بہت ہی آسان فہم اور بہترین ترجمہ شائع کیا ہے جس کا مطالعہ یقیناً طالبانِ مولیٰ کو نورِ بصیرت عطا کرے گا۔

سلطان الفقر ہاؤس

4-5/A - ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

Rs. 220

www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

تصنیف لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

عین العارفین (اردو ترجمہ مع فارسی متن)